بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72

شمارہ 29

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

1/محرم 1445 ہجری قمری ● 20/وفا 1402 ہجری شمسی ● 20/جولائی 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِیۡنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِہَا وَاٰمَنُوۡۤا ۫ اِنَّ رَبَّکَ مِنۡۢ بَعۡدِہَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○

(اعراف:154)

ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے بدیاں کیں پھر اسکے بعد توبہ کر لی اور ایمان لائے، یقیناً تیرا ربّ اس کے بعد بھی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14/جولائی 2023 کو مسجد مبارک، اسلام آباد یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

عظیم الشان دعویٰ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا - فَکِیۡدُوۡنِیۡ جَمِیۡعًا - سَیُہۡزَمُ الۡجَمۡعُ وَیُوَلُّوۡنَ الدُّبُرَ

یہ الفاظ اُسی کے منہ سے نکلے جو خدا تعالیٰ کے سائے کے نیچے الوہیت کی چادر میں لپٹا ہوا پڑا تھا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

ہمارے نبی کریمؐ کا کیسا پکا کام ہے اُس وقت سے جب سے کہا کہ مَیں ایک کام کرنے کیلئے آیا ہوں، جب تک یہ نہ سُن لیا کہ اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ (المائدۃ:4) آپؐ دنیا سے نہ اُٹھے۔ جیسے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا (الاعراف:159) اس دعویٰ کے مناسب حال یہ ضروری تھا کہ کل دنیا کے مکرومکاید متفق طور پر آپؐ کی مخالفت میں کیے جاتے۔ آپؐ نے کس حوصلے اور دلیری کے ساتھ مخالفوں کو مخاطب کر کے کہا کہ فَکِیۡدُوۡنِیۡ جَمِیۡعًا (ہود:56) یعنی کوئی دقیقہ مکر کا باقی نہ رکھو۔ سارے فریب مکر استعمال کرو، قتل کے منصوبے کرو، اخراج اور قید کی تدبیریں کرو، مگر یاد رکھو سَیُہۡزَمُ الۡجَمۡعُ وَیُوَلُّوۡنَ الدُّبُرَ (القمر:46) آخری فتح میری ہے۔ تمہارے سارے منصوبے خاک میں مل جائیں گے۔ تمہاری ساری جماعتیں منتشر اور پراگندہ ہو جاویں گی اور پیٹھ دے نکلیں گی، جیسے وہ عظیم الشان دعویٰ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا کسی نے نہیں کیا اور جیسے فَکِیۡدُوۡنِیۡ جَمِیۡعًا کہنے کی کسی کو ہمت نہ ہوئی۔ یہ بھی کسی کے منہ سے نہ نکلا، سَیُہۡزَمُ الۡجَمۡعُ وَیُوَلُّوۡنَ الدُّبُرَ یہ الفاظ اسی کے منہ سے نکلے جو خدا تعالیٰ کے سائے کے نیچے الوہیت کی چادر میں لپٹا ہوا پڑا تھا۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 469، مطبوعہ 2018 قادیان)

......☆......☆......☆......

اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کو عزت بخشی ہے نہ کہ خاص اقوام کو پس قوموں کو ایک دوسرے پر تفاخر نہیں کرنا چاہئے

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ بنی اسرائیل آیت 71 وَلَقَدۡ کَرَّمۡنَا بَنِیۡۤ اٰدَمَ وَحَمَلۡنٰہُمۡ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ وَرَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰہُمۡ عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِیۡلًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس میں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کو عزت بخشی ہے نہ کہ خاص اقوام کو پس قوموں کو ایک دوسرے پر تفاخر نہیں کرنا چاہئے۔ اس سے یہود اور قریش کو نصیحت کی ہے جو اپنے آپ کو دوسروں سے معزز سمجھتے تھے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر اک قوم کو عزت دی ہے مگر بعض اقوام اس عزت سے فائدہ نہیں اٹھاتیں اور خدا تعالیٰ کے کھولے ہوئے راستوں کو اپنے لئے بند کر لیتی ہیں۔ وَحَمَلۡنٰہُمۡ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ کہہ کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ سمندر اور خشکی کو یکساں طور پر اللہ تعالیٰ نے انسانی ترقی کیلئے مقرر کیا ہے۔ پس اگر کوئی قوم عزت حاصل کرنا چاہے تو اسے یکساں طور پر دونوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کریم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا بنایا ہوا ہے۔ کیا یہ باتیں جو اس جگہ بیان ہوئی ہیں ایک عرب کے رہنے والے کے منہ سے نکل سکتی ہیں۔ خصوصاً اسکے منہ سے جس نے کبھی کشتی میں سفر تک نہیں کیا۔ افسوس کہ مسلمانوں نے چند گزشتہ صدیوں سے اس نصیحت کو بھلا دیا اور ان کی طاقت کمزور ہو گئی۔ اگر وہ سمندری بیڑوں کا خیال رکھتے تو اسلام کبھی اس قدر کمزور نہ ہوتا جس قدر اب ہے۔

فَضَّلۡنٰہُمۡ عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا سے بعض لوگ یہ استدلال کرتے ہیں کہ انسان بعض قسم کی مخلوق سے افضل ہے، سب قسم کی مخلوق سے نہیں۔ مگر یہ استدلال غلط ہے کیونکہ اس جگہ بنی آدم کا ذکر بہ حیثیت جماعت ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ سب انسان تو سب مخلوق سے افضل نہیں ہیں۔ انسانوں میں سے بعض تو نہایت گندے ہیں اور جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ بعض معمولی بھلے مانس ہیں اور جانوروں سے اچھے ہیں۔ بعض بہت اچھے ہیں اور عام فرشتوں سے بھی اچھے ہیں۔ بعض اعلیٰ مقام پر ہیں اور اعلیٰ فرشتوں سے بھی اعلیٰ ہیں۔ غرض سب انسان سب مخلوق سے افضل نہیں بلکہ بعض انسان سب مخلوقات سے اچھے ہیں اور انسان بحیثیت انسان کے اکثر مخلوق سے اچھا ہے کیونکہ سورج، چاند، ستارے، گھوڑے، بیل، اونٹ، بکریاں یہ کافر و مومن سب ہی کے کام کر رہی ہیں اور سب ہی کی خدمت پر لگائی گئی ہیں۔ پس انسان بلحاظ جنس کے اکثر مخلوق سے افضل ہے اور انسان بلحاظ کامل فرد کے سب مخلوق سے افضل ہے۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 365، مطبوعہ 2010 قادیان)

128 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 29، 30 اور 31/دسمبر 2023ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 128 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 29، 30 اور 31/دسمبر 2023ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی کا مال مار لے تو وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ اُس سے ناراض ہوگا

(2416-17) حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قسم کھائے اور وہ اُس میں جھوٹا ہو اور اس (قسم) کے ذریعے سے کسی مسلم کا مال مارلے تو وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ اُس سے ناراض ہوگا۔ کہا کہ حضرت اشعثؓ کہتے تھے: بخدا یہ بات تو (آپؐ نے) میری ہی نسبت (فرمائی) تھی۔ (واقعہ یہ ہوا کہ) میری اور ایک یہودی کی مشترکہ زمین تھی تو اُس نے میرے حق کا انکار کر دیا۔ مَیں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے اُسے پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے پوچھا: کیا تمہارے پاس شہادت ہے؟ مَیں نے کہا: نہیں (حضرت اشعثؓ) کہتے تھے: آپؐ نے اس یہودی سے کہا: قسم کھاؤ۔ (حضرت اشعثؓ) کہتے تھے: مَیں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا لے گا اور میرا مال لے جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی پونجی لیتے ہیں۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب الخصومات، مطبوعہ 2008 قادیان)

اس شمارہ میں

چائے کی پیالی میں مکھی (مضمون حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ)

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 30/جون 2023 (مکمل متن)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ کینیڈا کی حضور انور سے آن لائن ملاقات اور حضور کی زرّیں نصائح وہدایات

پیغام حضور انور بر موقع اجتماع خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش

پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ مالٹا

اعلان نکاح از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب

نماز جنازہ حاضر و غائب

وصایا

خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

چائے کی پیالی میں مکھی

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک بہت ہی دلچسپ مضمون الفضل ستمبر 1936ء سے پیش ہے جس میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث کی حکمت اور اس کا فلسفہ بہت ہی اچھے انداز میں بیان فرمایا ہے۔(ادارہ)

ایک دن ایک ٹی پارٹی میں ایسا اتفاق ہوا کہ نئے اور پرانے فیشن دونوں قسم کے لوگ دسترخوان پر جمع ہو گئے۔ ایک طرف دیکھو تو اپ ٹو ڈیٹ جنٹلمین ننگے سر ریش و بُرُوت کا صفایا کئے لیونڈر کی خوشبو سے مہکتے ہوئے آدھی انگریزی اور آدھی اردو میں چہک رہے تھے۔ دوسری طرف علماء کرام لمبی لمبی داڑھیاں مقدس جبّے اور ہیبتناک عمامے پہنے ہوئے عین اور قاف کی گردان میں مصروف تھے۔ اتنے میں چائے آئی اور لوگ مل جلکر پینے میں مصروف ہو گئے۔ ہمارے دوست مسٹر تحقیق الدین کو مولانا مولوی قشر الدین صاحب کے پاس بیٹھنے کا اتفاق ہوا اور کھانے پینے کا شغل شروع ہوا۔تھوڑی دیر میں ایسا ہوا کہ ایک مکھی اُڑتی ہوئی مسٹر تحقیق کی پیالی میں آپڑی۔ وہ بیچارے نہایت نازک مزاج تھے۔ بھری بھرائی پیالی پھینکنے لگے تو مولانا قشر الدین صاحب نے ان سے کہا ’’ٹھہریئے پہلے میری ایک بات سن لیجئے‘‘ مسٹر تحقیق نے کہا کہ فرمائیے۔ مولانا صاحب نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب مکھی کسی پینے کی چیز میں پڑ جائے تو وہ ایک پر اپنا اونچا رکھتی ہے اس پر میں تریاق ہے۔ اور دوسرے میں جو تر ہو گیا ہے زہر ہے اس لئے ساری مکھی کو ڈبو کر وہ چیز استعمال کر لی جائے۔ اب دیکھئے یہ آپ کی پیالی میں مکھی کا ایک پر اوپر ہے۔ لیجئے میں ساری مکھی ڈبو دیتا ہوں۔ یہ کہکر مولانا صاحب نے واقعی اپنی انگلی سے مکھی کو پیالی کے اندر غرق کیا بلکہ اسکے تریاق والے پر کی مالش کی اور کچھ اسے نچوڑا بھی۔ پھر اس مکھی کو نکال کر کہا کہ لیجئے اب بیشک نوش فرمائیے۔ مسٹر تحقیق ایک پیالی پی چکے تھے۔ دوسری پیالی میں مکھی گرنے سے وہ پہلے ہی پریشان تھے۔ اب جو خیسانده اور جوشاندہ مکھی کا تیار دیکھا اور مولانا کی انگلیاں اپنی چائے میں دھلتی ملاحظہ کیں تو ان سے برداشت نہ ہو سکا اُٹھکر سیدھے باہر کو بھاگے جاتے ہوئے صرف مولانا قشر الدین کا یہ ایک فقرہ دور سے انہوں نے سنا کہ ’’یہ خبیث حدیث کی بھی پروا نہیں کرتے‘‘ مگر مسٹر تحقیق اپنی مصیبت میں تھے گھر سے باہر گلی میں نکلتے ہی بے اختیار استفراغ ہوا اور جو کچھ کھایا پیا تھا سب نکل گیا۔ مجلس میں واپس آنے کے قابل نہ تھے گھر چلے گئے۔ مگر اسی الجھن میں رہے کہ یہ مکھی کا کیا مسئلہ ہے۔ مجھے تو آنحضرت ﷺ جیسے پاک اور مطہر انسان کے متعلق یہ خیال نہیں آسکتا کہ آپ ایسا حکم دیں۔ جس کا مظاہرہ میں نے آج اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ خیر اس کی ضرور تحقیق کرنی چاہئے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔

دوسرا دن ہوا تو وہ محلہ کے ایک مولوی ظاہر الدین خان صاحب کے پاس پہنچے اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا اور کل کی کیفیت سنائی۔ مولوی صاحب نے اپنے افغانی لہجہ میں بدرشتئ تمام فرمایا کہ بالکل درست ہے تم نے غلطی کیا جو وہ مکھی والی چائے تے کے بعد پھر واپس جا کر نہیں پیا اور آپ نفرت نفرت کہتا ہے۔ ہم کو تو آنحضرت ﷺ کی حدیث پر عمل کرنا ہے۔ اگر ہم اس جگہ ہوتا تو اس مکھی کو چوس لیتا اور سارا تریاق اس کا نکالتا۔ دیکھو تم اس طرح منہ مت بناؤ ورنہ کافر ہو جائے گا اور توبہ کرو تم بڑا مغرور معلوم ہوتا ہے۔ جب مولانا قشر الدین نے آپ کو حدیث سنایا تھا تو آپ کس طرح مسلمان رہا جو اس پر عمل نہیں کیا۔‘‘

یہ سنکر مسٹر تحقیق پژمردہ خاطر ہو کے وہاں سے گھر واپس آئے مگر مکھی کا مسئلہ برابر ان کے دل میں کھٹکتا رہا ساتھ ہی دو مولویوں کا فتویٰ اور سلوک ایسا تھا کہ کسی تیسرے سے پوچھتے ہوئے ڈرتے تھے۔

ٹی پارٹی کو کئی دن گذر گئے کہ پھر مسٹر تحقیق کو ایک دعوت میں شریک ہونا پڑا۔ وہاں ان کے دائیں جانب دسترخوان پر مولوی فقیہہ الدین احمدی بیٹھے تھے۔ باتیں کرتے کرتے پھر وہی مسئلہ چائے والی مکھی کا درمیان میں آ گیا۔ مسٹر تحقیق نے کہا آپ کے فرقہ کے لوگ جہاں تک مجھے علم ہے تفقہ فی الدین کی طرف بہت خیال رکھتے ہیں۔ اگر آپ اپنے خیالات سے مجھے ممنون فرمائیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ مولوی فقیہہ الدین نے کہا کہ میں اس مسئلہ کو اپنے رنگ میں بیان کرتا ہوں جب آپ میری ساری تقریر سن لیں گے تو پھر جو آپ کی مرضی ہو رائے قائم کیجئے اور جو اعتراض اس جواب پر ہو بیان فرمایئے مگر پہلے اس کے متعلق میرا مفصل بیان غور سے سن لیجئے یہ کہہ کر مولوی صاحب نے یوں بیان شروع کیا:

میں اس خاص مسئلہ کے بیان سے پہلے ایک دو اور مسئلے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ایک بہت امیر نہایت نفیس مزاج اور ذکی الحس بیگم ہے۔ اس کا ایک بچہ ہے اور بچہ پر ملازمہ نوکر ہے۔ اتفاقاً بچہ نے ماں پر پیشاب کر دیا جس سے اس کا پاجامہ تر ہو گیا۔ ماں نے بچہ کو نوکر کے حوالہ کیا پاجامہ اُتارا غسل کیا۔ نیا جوڑہ تبدیل کیا پھر نماز کا وقت آیا تو نماز پڑھی۔ اس کے ایک رشتہ دار مولوی صاحب یہ واقعہ دیکھ رہے تھے۔ لال پیلے ہو گئے اور کہنے لگے کہ شریعت کا حکم ہے اگر بچہ پیشاب کر دے تو اس پر پانی کا چھینٹا ڈالنا کافی ہے۔ تم اپنی امارت کی وجہ سے متکبر اور مدمغ ہو گئی ہو جو خلاف شریعت باتیں کرتی ہو۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے فتوے سنانے شروع کئے کہ یہ خباثت ہے۔ یہ سب لوگ مردود ہیں۔ بے ایمان ہیں۔ حدیث کی ذرا عزت ان کے دل میں نہیں ہے۔ پھر اور زیادہ تیز ہوئے تو فتویٰ زندیقیت لگاتے ہوئے آخر وہاں سے چلے گئے۔

اب سنئے حقیقت اس پیشاب کے مسئلہ کی صرف اتنی ہے کہ عورتوں کے کپڑے عموماً بچوں کے سبب سے پیشاب سے ناپاک ہوتے رہتے ہیں۔ بچہ گھڑی گھڑی پیشاب کرتا ہے۔ سارا جہان امیر نہیں ہوتا بلکہ اکثر لوگ غریب ہی ہوتے ہیں۔ اگر ماں ہر دفعہ اس کا پیشاب دھوتی پھرے یا کپڑے بدلتی رہے تو ماؤں کی اور خصوصاً غریب ماؤں کی زندگی تلخ ہو جائے۔ اس لئے شارع ﷺ نے کمال رحم سے ان کمزوروں پر مہربانی کی اور یہ حد لگا دی کہ اگر بچہ کپڑے پر پیشاب کر دے تو چھینٹے دینے سے شرعی پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے۔ سبحان اللہ کیا کرم ہے کیا رحمت ہے۔ کیا غرباء پروری ہے۔ اب دیکھو دوسری طرف ایک شہزادی ہے جو روز دو دو دفعہ جوڑے بدلتی ہے۔ ہر صبح کو نہاتی ہے ہر وقت معطر معبر رہتی ہے۔ نہایت درجہ پاکیزہ اور نفیس مزاج ہے۔ اس شہزادی پر اگر بچہ پیشاب کر دے تو اس کے لئے ناممکن ہے کہ وہ گیلا کپڑا بدن پر برداشت کر سکے یا پیشاب کی ایک چھینٹ بھی اسے اپنے کپڑے پر گوارا ہو۔ یا اس کی طبعی ذکاوت اور نفاست اسے اجازت دے کہ ایسی حالت میں وہ بغیر کپڑا تبدیل کئے اور غسل کئے نماز پڑھ سکے۔ اس کے پاس بیسیوں جوڑے کپڑوں کے ایک سے ایک اعلیٰ درجہ کے موجود ہیں۔ اور اتنی فرصت حاصل ہے کہ اگر چاہے تو دس دفعہ غسل کر سکتی ہے۔ غرض ایسی عورت پر ایک غریب اور معمولی حیثیت کے عورت والے مسئلہ کو لگانا اور اس پر جبر کرنا کہ وہ اپنے مزاج اور حالات کے مخالف صرف پانی کے ایک چھینٹے سے پیشاب کو پاک کر لیا کرے ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔ اسے تو یہ بھی برداشت نہیں کہ صرف پاک پانی کا ایک چھینٹا ہی اس کے کپڑوں کو گیلا کرے چہ جائیکہ پہلے پیشاب اس پر کیا جائے پھر اگر گلاس پانی کا اس پر ڈالا جائے اور پھر اگر وہ کپڑا تبدیل کرے تو کہا جائے کہ اے بے ایمان متکبر امیرزادی تو ایسی خبیثہ ہے کہ جہنم کے قابل ہے تو نے حدیث پر عمل کیوں نہیں کیا اور اگر وہ عذر کرے کہ میری طبیعت گوارا نہیں کرتی تو فوراً کفر کا فتویٰ لگا کر اسے کہہ دیا جائے کہ تو شقی ازلی ہے کیونکہ تو آنحضرت ﷺ سے زیادہ پاکی کا خیال رکھتی ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ ہر ایسے مسئلہ کی دو حدیں ہوتی ہیں کم سے کم یہ حد تھی جو غرباء کیلئے رحم کے طور پر مقرر کر دی گئی تا کہ ان پر سختی نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اپنے مزاج کی نفاست مالی وسعت اور حالات کے مطابق عورت اعلیٰ سے اعلیٰ صفائی کے درجہ کو قائم رکھے اور بس۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ نہ امیر عورت غریب عورت پر طعن کر سکتی ہے اگر وہ اس اجازت پر عمل کرے اور نہ کوئی غریب عورت یا جناب مولانا قشر الدین اس امیر عورت پر اظہار ناراضگی کر سکتے ہیں کہ تُو نے اس پر عمل کیوں نہیں کیا۔ دونوں کے آرام کیلئے شارع ﷺ نے راستہ کھول دیا ہے جو چاہے اپنی حالت اور حیثیت کے مطابق عمل کرے۔

اب ایک دوسرا مسئلہ سنئے۔ ایک متمول شخص کے ہاں دودھ میں بلی منہ ڈال گئی۔ کسی نوکر نے غل مچایا کہ بلی دودھ جھوٹا کر گئی۔ مولوی ظاہر الدین صاحب بھی وہیں موجود تھے کہنے لگے پاک ہے پاک ہے۔ اسے مت پھینکو۔ حدیث میں یہ پاک بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے اسے رہنے دو۔ گھر والے نے کہا کہ ہاں پاک تو ہے مگر نوکروں کو تقسیم کر دو۔ اس پر مولانا جھلّا کر بولے یہ حدیث کی مخالفت ہے جو نہ مانے وہ بے ایمان ہے نوکر بھی یہ دودھ پی سکتے ہیں مگر گھر والوں کو ضرور پینا چاہئے تا کہ معلوم ہو کہ وہ حضرت کے فتوے پر عمل کرتے ہیں اور مسلمان ہیں۔ یہاں بھی مولوی صاحب کو وہی غلطی لگی ہے۔ ایک شخص متمول پاک صاف رہنے والا اور بہت نفیس مزاج ہے۔ اس کے پانی کے گلاس کو اگر باہر سے کسی کا میلا ہاتھ بھی لگ جائے تو وہ اس پانی کو پی نہیں سکتا چہ جائیکہ اس کے دودھ میں کوئی منہ ڈال دے اور وہ بھی ایک حیوان جس کی بابت یہ بھی خیال ہو کہ ابھی کوئی چوہا مار کر اور کھا کر آئی ہوگی، اُسے اگر وہ دودھ پلا بھی دیا جائے تو بجائے ہضم ہونے کے فوراً قے ہو جائے گا، ایسے شخص کو ایک اجازتی مسئلہ پیش کر کے اور بے ایمان بنا کر مجبور کرنا کہ وہ دودھ پیوے سخت درجہ کا حمق ہے۔ بے شک غرباء اس پر عمل کر سکتے ہیں یا ضرورت کے وقت ایسا دودھ خود گھر والے بھی استعمال کر سکتے ہیں اور وہ اسے شرعاً پاک سمجھتے ہیں مگر یہ ضروری تو نہیں کہ جو چیز پاک ہو وہ ہر شخص خواہ جی چاہے یا نہ چاہے زبردستی اپنے حلق کے نیچے اتار لے۔ شارع ﷺ نے یہ اجازت اس لئے دی ہے کہ لوگ تکلیف میں نہ پڑیں ان کا مالی نقصان نہ ہو اور سب جانوروں کو ایک ہی طرح کا نجس اور گندا نہ سمجھ لیں۔ نہ اس لئے کہ زبردستی اچھے دودھ کی موجودگی میں ایک لطیف مزاج اعلیٰ مذاق اور وسعت رکھنے والا شخص ضرور بلیوں کا جھوٹا کھایا کرے۔ ہاں یہ لازم ہوگا کہ وہ امیر اس غریب پر کبھی طعن نہ کرے گا نہ دل میں یہ بات معیوب سمجھے گا اگر وہ غریب بلی کا جھوٹا کھا پی لے۔ اور وہ غریب اس امیر اور نفیس شخص پر فتویٰ نہ دیگا۔ اگر اس کی طبیعت اس بلی کا جھوٹا کھانا گوارا نہ کرے۔ یہ دونوں حدود ہیں۔ ایک حد تو پاکیزگی کی صاف ظاہر ہے دوسری حد محض غرباء پروری رحم اور بعض ضروریات کی وجہ سے شرع نے بیان کر دی ہے اور بس۔

یہی حال اس پانی کا ہے جو دہ دردہ کہلاتا یا قُلّتین کا وزن رکھتا ہے۔ اسے ہر شخص کو پاک سمجھنا چاہئے مگر کسی کے پاس زیادہ عمدہ پانی ہو تو اس کی مرضی ہے کہ اس اچھے صاف پانی کو ترجیح دے اور اس شخص پر طعن نہ کرے جو قلتین والا پانی استعمال کرتا ہے۔ نہ دوسرے شخص کو مناسب ہے کہ پیالہ بھر کر لوگوں کو زبردستی ایسا پانی پلاتا پھرے اور جو کراہت کرے اسے بے ایمان اور کافر کا خطاب دے۔

اب آخر میں آپ کی مکھی والے مسئلہ کو بیان کرتا ہوں۔ ابھی تک سائنسدانوں نے یہ عقدہ حل نہیں کیا کہ مکھی کے ایک پر میں زہر ہے اور دوسرے میں اس کا تریاق۔ جب یہ مسئلہ علمی طور پر ثابت ہو جائیگا اس وقت آنحضرت ﷺ کی صداقت کی ایک اور دلیل دنیا میں پیدا ہو جائے گی۔ مگر فرض کرو ہم نے ایسا ہی مان لیا۔ پھر بھی اگر زہر کے ساتھ اس کا تریاق چائے کے اندر ہم گھول دیں اور مکھی کو اچھی طرح غوطے دیکر اور ادھر ادھر اکر کے نکالیں تب بھی وہ چائے ویسی ہی رہی جیسے پہلے تھی۔ یعنی ایک پر سے زہر اس کے اندر داخل ہوا تھا تو دوسرے پر سے اس زہر کا تریاق۔ چلو معاملہ برابر ہو گیا۔ یعنی زہریلی نہ رہی۔ کوئی خاص فضیلت تو اس چائے کو حاصل نہیں ہوگئی جو ہم ضرور اسے دوا یا شفاء سمجھ کر پی جائیں خواہ دل کراہت ہی کرے۔ برخلاف اس کے ممکن ہے مکھی کسی نجاست پر بیٹھ کر آئی ہو یا کسی بلغم پر سے اُٹھکر وہاں پہنچی ہو اور اس طرح اس کے پیروں میں پاخانہ یا بلغم کے ذرے اور ساتھ ہی ہیضہ یا سل دق کے جراثیم چمٹے ہوئے ہوں۔ اس لئے اگر کوئی نفیس مزاج آدمی یا ڈاکٹر اس سے کراہت کرے اور اس چائے کو پھینک دے تو عین مناسب ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص جس کو طبعی کراہت ان چیزوں سے نہیں ہے یا مولانا قشر الدین اس کو ڈبو کر

باقی صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْلِیْ مَا وَعَدْتَّنِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَّنِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِكْ ھٰذِہِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ

یعنی اَے اللہ! جو تُو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے اُسے پورا فرما۔ اَے اللہ! جو تُو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ مجھے عطا فرما۔

اَے اللہ! اگر تُو نے مسلمانوں کا یہ گروہ ہلاک کر دیا تو زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی

یارسول اللہؐ! دشمن سامنے ہے کچھ خبر نہیں کہ یہاں سے بچ کر جانا ملتا ہے یا نہیں

سواد بن غزیہؓ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا عجیب اظہار : مَیں نے چاہا کہ شہادت سے پہلے آپؐ کے جسم مبارک سے اپنا جسم چھو جاؤں

جنگ کے دوران بعض لوگوں کو قتل کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا بھی تھا

قدرتِ الٰہی کا عجیب تماشہ ہے کہ اس وقت لشکر کے کھڑے ہونے کی ترتیب ایسی تھی کہ اسلامی لشکر، قریش کو اصلی تعداد سے زیادہ بلکہ دوگنا نظر آتا تھا جس کی وجہ سے کفار مرعوب ہوئے جاتے تھے اور دوسری طرف قریش کا لشکر مسلمانوں کو ان کی اصلی تعداد سے کم نظر آتا تھا، جس کے نتیجے میں مسلمانوں کے دل بڑھے ہوئے تھے

جنگ بدر کی تیاری، صحابہ کرامؓ کی اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت نیز جنگِ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متضرعانہ دعاؤں کا بیان

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30/جون 2023ء بمطابق 30/احسان 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر دارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

سواد بن غزیہؓ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کے عجیب اظہار کا واقعہ گزشتہ خطبہ میں بیان ہوا تھا۔ ان کے بارے میں مزید تفصیل اس طرح ہے کہ سواد بن غزیہؓ اس جنگ میں فاتحانہ شان کے ساتھ لوٹے اور مشرکین میں سے ایک شخص خالد بن ہشام کو قیدی بھی بنایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں ان کو جنگِ خیبر کے اموال جمع کرنے کیلئے عامل مقرر فرمایا تھا۔ بعض کے نزدیک مندرجہ بالا واقعہ حضرت سواد بن غزیہؓ کے علاوہ سواد بن عمروؓ کی طرف منسوب ہے لیکن یہی لگتا ہے کہ واقعہ کوئی اَور ہے اور اکثر کتبِ تاریخ و سیرت میں یہ واقعہ سواد بن غزیہ کے نام سے ہی بیان ہوا ہے۔ (اسد الغابہ، جزء الثانی، صفحہ 590، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیینؐ میں اس واقعہ کے بارے میں جو تفصیل بیان فرمائی ہے وہ اس طرح ہے۔ لکھا ہے کہ ’’اب رمضان سنہ 2ھ کی سترہ تاریخ اور جمعہ کا دن تھا اور عیسوی حساب سے 14/مارچ 624ء تھی۔ صبح اٹھ کر سب سے پہلے نماز ادا کی گئی اور پرستارانِ احدیت کھلے میدان میں خدائے واحد کے حضور سربسجود ہوئے۔ اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد پر ایک خطبہ فرمایا اور پھر جب ذرا روشنی ہوئی تو آپؐ نے ایک تیر کے اشارہ سے مسلمانوں کی صفوں کو درست کرنا شروع کیا۔ ایک صحابی سوادؓ نامی صف سے کچھ آگے نکلا کھڑا تھا۔ آپؐ نے اسے تیر کے اشارہ سے پیچھے ہٹنے کو کہا مگر اتفاق سے آپؐ کے تیر کی لکڑی اسکے سینہ پر جا لگی۔ اس نے جرأت کے انداز سے عرض کیا۔ ’’یارسول اللہؐ! آپؐ کو خدا نے حق و انصاف کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے مگر آپؐ نے مجھے ناحق تیر مارا ہے۔ واللہ! مَیں تو اس کا بدلہ لوں گا۔‘‘ صحابہؓ انگشت بدنداں تھے ’حیران پریشان تھے‘‘ کہ سوادؓ کو کیا ہو گیا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت شفقت سے فرمایا کہ ’’اچھا سواد تم بھی مجھے تیر مار لو۔‘‘ اور آپؐ نے اپنے سینہ سے کپڑا اٹھا دیا۔ سوادؓ نے فرطِ محبت سے آگے بڑھ کر آپؐ کا سینہ چوم لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ ’’سواد! یہ تمہیں کیا سوجھی۔‘‘ اس نے رِقّت بھری آواز میں عرض کیا۔

’’یارسول اللہؐ! دشمن سامنے ہے کچھ خبر نہیں کہ یہاں سے بچ کر جانا ملتا ہے یا نہیں۔ مَیں نے چاہا کہ شہادت سے پہلے آپؐ کے جسم مبارک سے اپنا جسم چھو جاؤں۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 357-358)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب اسی طرح کے واقعہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔ جنگِ بدر میں نہیں بلکہ وفات کے وقت کا واقعہ بیان فرمایا ہے جو اس سے ملتا جلتا ہے۔ فرمایا کہ ’’جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؐ نے اپنے صحابہؓ کو جمع کیا اور فرمایا: دیکھو! مَیں بھی انسان ہوں جیسے تم انسان ہو ممکن ہے مجھ سے تمہارے حقوق کے متعلق کبھی کوئی غلطی ہو گئی ہو اور میں نے تم میں سے کسی کو نقصان پہنچایا ہو اب بجائے اِس کے کہ میں خدا تعالیٰ کے سامنے ایسے رنگ میں پیش ہوں کہ تم مدعی بنو، مَیں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اگر تم میں سے کسی کو مجھ سے کوئی نقصان پہنچا ہو تو وہ اِسی دنیا میں مجھ سے اپنے نقصان کی تلافی کرا لے۔ صحابہؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عشق تھا اس کو دیکھتے ہوئے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِن الفاظ سے ان کے دل پر کتنی چھریاں چلی ہوں گی اور کس طرح ان کے دل میں رقت طاری ہوئی ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ صحابہؓ پر رقت طاری ہو گئی۔ ان کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے اور ان کیلئے بات کرنا مشکل ہو گیا۔ مگر ایک صحابیؓ اٹھے اور انہوں نے کہا۔ یارسول اللہؐ! جب آپؐ نے کہا ہے کہ اگر کسی کو مَیں نے کوئی نقصان پہنچایا ہو تو وہ مجھ سے اِس کا بدلہ لے لے تو مَیں آپؐ سے ایک بدلہ لینا چاہتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ جلدی بتاؤ تمہیں مجھ سے کیا نقصان پہنچا ہے۔ وہ صحابیؓ کہنے لگے یارسول اللہؐ! فلاں جنگ کے موقع پر آپؐ صفیں درست کروا رہے تھے کہ ایک صف سے گزر کر آپؐ کو آگے جانے کی ضرورت پیش آئی۔ آپؐ جس وقت صف کو چیر کر آگے گئے تو آپؐ کی کہنی میری پیٹھ پر لگ گئی آج مَیں اس کا بدلہ لینا چاہتا ہوں۔ صحابہؓ بیان کرتے ہیں اس وقت غصہ میں ہماری تلواریں میانوں سے باہر نکل رہی تھیں اور ہماری آنکھوں سے خون ٹپکنے لگا۔ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے سامنے موجود نہ ہوتے تو یقیناً ہم اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیٹھ اس کی طرف موڑ دی اور فرمایا کہ لو! اپنا بدلہ لے لو اور مجھے بھی اسی طرح کہنی مار لو۔ اس آدمی نے کہا۔ یارسول اللہؐ! ابھی نہیں۔ جب آپؐ کی کہنی مجھے لگی تھی اس وقت میری پیٹھ ننگی تھی اور آپؐ کی پیٹھ پر کپڑا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا۔ میری پیٹھ پر سے کپڑا اٹھا دو کہ یہ شخص اپنا بدلہ مجھ سے لے لے۔ جب صحابہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر سے کپڑا اٹھا دیا تو وہ صحابیؓ کانپتے ہونٹوں اور بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ آگے بڑھا اور اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ننگی پیٹھ پر محبت سے ایک بوسہ دیا اور کہا۔

یارسول اللہؐ! کجا بدلہ اور کجا یہ ناچیز غلام!

جس وقت حضورؐ سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ شاید وہ وقت قریب آ پہنچا ہے جس کے تصور سے بھی ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تو مَیں نے چاہا کہ میرے ہونٹ ایک دفعہ اس بابرکت جسم کو مَس کر لیں جسے خدا نے تمام برکتوں کا مجموعہ بنایا ہے۔ پس مَیں نے اِس کہنی لگنے کو اپنے اس مقصد کو پورا کرنے کا ایک بہانہ بنایا اور مَیں نے چاہا کہ آخری دفعہ آپؐ کا بوسہ تو لے لوں۔ یارسول اللہؐ! کہنی لگنا کیا چیز ہے۔ ہماری تو ہر چیز آپؐ کیلئے قربان ہے۔ میرے نفس نے تو یہ ایک بہانہ بنایا تھا تا کہ آپؐ کا بوسہ لینے کا موقع مل جائے۔ وہ صحابہؓ جو اس شخص کو قتل کرنے پر آمادہ ہو رہے تھے۔‘‘ اس کی یہ بات سن کے اس وقت بڑے غصہ میں تھے۔ ’’جب انہوں نے یہ نظارہ دیکھا‘‘ کہ یہاں تو اس کے دل میں کچھ اَور ہی بات ہے ’’تو وہ کہتے ہیں پھر ہم میں سے ہر شخص کو اپنے آپ پر غصہ آنے لگا کہ ہمیں کیوں نہ یہ موقع ملا کہ ہم اپنے پیارے کا بوسہ لے لیتے۔‘‘

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ’’یہ وہ شخص تھا جو ہمارا ہادی اور راہنما تھا‘‘ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، جس نے اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں ہمارے لئے وہ نمونہ دکھایا جس کی مثال اَور کسی نبی میں نہیں مل سکتی۔‘‘

(اسوۂ حسنہ، انوار العلوم، جلد 17، صفحہ 128 تا 130)

جنگِ بدر میں صحابہؓ کا شعار یعنی نشان یا نعرہ کیا تھا؟ اس بارے میں آتا ہے کہ حضرت عُروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ جنگ والے دن مہاجرین کا شعار یَا بَنِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰن تھا اور قبیلہ خزرج کا شعار یَا بَنِیْ عَبْدِ اللہ تھا اور قبیلہ اوس کا شعار یَا بَنِیْ عُبَیْدِ اللہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھڑسواروں کو خَیْلُ اللہ کا نام دیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس روز سب کا شعار یَا مَنْصُوْرُ اَمِتْ تھا یعنی اے منصور! مار دو۔

(سبل الہدیٰ والرشاد باب غزوۃ بدر الکبریٰ، جلد 4، صفحہ 44، دار الکتب العلمیۃ بیروت، 1993ء)

ایک روایت میں ہے کہ غزوۂ بدر میں انصار مدینہ کا شعار یا جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے نشان یا نعرہ اَحَد اَحَد تھا جو اس لیے متعین کیا گیا تھا کہ رات کے اندھیرے میں یا بے حد گھمسان کی لڑائی میں اس نعرے سے پہچانا جا سکے کہ یہ انصاری ہیں۔ اسی طرح مہاجرین مسلمانوں کا شعار یا نعرہ یَا بَنِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰن تھا۔

(السیرۃ الحلبیہ، جلد 2، صفحہ 242، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ کے متعلق ہدایات جو تھیں ان کی مزید تفصیل اس طرح بیان ہوئی ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوں کو سیدھا کر لیا تو صحابہؓ سے فرمایا جب تک مَیں تمہیں حکم نہ دوں تم حملہ نہ کرنا اور اگر دشمن تم سے قریب آجائے تو ان کو تیر اندازی کر کے پیچھے دھکیلنا کیونکہ فاصلے سے تیر اندازی اکثر اوقات بیکار ثابت ہوتی ہے اور تیر ضائع ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح تلواریں بھی اس وقت تک نہ سونتنا جب تک دشمن بالکل قریب نہ آجائے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خطبے کا ذکر آتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے سامنے خطبہ دیا جس میں جہاد کی ترغیب دی اور صبر کی تلقین فرمائی۔ نیز فرمایا مصیبت کے وقت صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ پریشانیاں دُور فرماتا ہے اور غموں سے نجات عطا فرماتا ہے۔ (السیرۃ الحلبیہ، باب ذکر مغازیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد 2، صفحہ 221، دار الکتب العلمیۃ، 2002ء) (تاریخ الطبری، جلد 2، صفحہ 32، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ایک جگہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جو خطبہ ہے اس کی تفصیل اس طرح بیان ہوئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا مَیں تمہیں اس بات پر اُبھارتا ہوں جس پر اللہ نے اُبھارا ہے اور اس چیز سے تمہیں منع کرتا ہوں جس سے اس نے تمہیں منع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو بزرگ و برتر ہے وہ تمہیں حق کا حکم دیتا ہے وہ سچائی کو پسند کرتا ہے وہ نیکوکاروں کو بلند مقامات عطا فرماتا ہے جو اس کے ہاں موجود ہیں۔ اس کے ساتھ ان کا تذکرہ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ وہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور آج تم حق کی منازل میں سے ایک منزل پر ہو۔ اس میں اللہ تعالیٰ وہی قبول کرتا ہے جو اس کی رضا کیلئے کیا جاتا ہے۔ سختی کے مقامات میں صبر ایسی چیز ہے جس سے اللہ غم کو دُور کر دیتا ہے دکھ سے نجات دیتا ہے۔ آخرت میں اس کے ساتھ نجات پاؤ گے، اسکے ساتھ یعنی صبر دکھانے کے ذریعہ نجات پاؤ گے۔ تم میں اللہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے۔ وہ تمہیں ڈراتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ آج اللہ سے حیا کرو کہ وہ تمہارے معاملے میں کسی ایسی چیز سے آگاہ ہو جو اس کی ناراضگی کا سبب بنے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ (المؤمن: 11) اللہ کی ناراضگی تمہاری آپس کی ناراضگیوں کے مقابلے پر زیادہ بڑی تھی۔ اس چیز کی طرف دیکھو جس کا اس نے تمہیں کتاب میں حکم دیا ہے اور اس نے تمہیں اپنے نشانات دکھائے اور ذلت کے بعد تمہیں عزت بخشی ہے۔ اللہ کا دامن مضبوطی سے تھام لو کہ وہ تم سے راضی ہو جائے۔ اس جگہ تم اپنے رب کی آزمائش پر پورا اترو۔ تم اسکی رحمت اور مغفرت کے مستحق ہو جاؤ گے جس کا اس نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ اسکا وعدہ حق ہے اسکی بات سچ ہے اسکی سزا شدید ہے۔ مَیں اور تم لوگ اللہ کے ساتھ ہیں جو حیّ و قیوم ہے۔ ہم اس سے اپنی فتح کیلئے دعا کرتے ہیں، اسکا دامن تھامتے ہیں، اسی پر توکّل کرتے ہیں، اسی کی طرف لَوٹ کر جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور مسلمانوں کو بخش دے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، باب غزوۃ بدر الکبریٰ، جلد 4، صفحہ 34، دار الکتب العلمیۃ بیروت، 1993ء) یہ اس کی تفصیل تھی۔

جنگ کے دوران بعض لوگوں کو قتل کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا بھی تھا اس بارے میں آتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے دن اپنے اصحابؓ سے فرمایا تھا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ بنو ہاشم اور کچھ دوسرے لوگ قریش کے ساتھ مجبوراً آئے ہیں۔ خوشی سے نہیں آئے۔ وہ ہم سے لڑنا نہیں چاہتے۔ پس تم میں سے جو کوئی بنو ہاشم کے کسی آدمی سے ملے تو وہ اس کو قتل نہ کرے اور جو ابوالبختری سے ملے وہ اس کو قتل نہ کرے اور جو عباس بن عبدالمطلب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں ان سے ملے تو وہ ان کو بھی قتل نہ کرے کیونکہ یہ لوگ مجبوراً قریش کے ساتھ آئے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہؓ نے کہا کہ ہم اپنے باپوں، بیٹوں، بھائیوں اور رشتہ داروں کو تو قتل کریں اور عباس کو چھوڑ دیں۔ اللہ کی قسم! اگر مَیں اسے یعنی عباس کو ملا تو مَیں تلوار سے ضرور اسے قتل کر دوں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے حضرت عمر بن خطابؓ سے فرمایا۔ اے ابوحفص۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! یہ پہلا دن تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابوحفص کی کنیت سے مخاطب فرمایا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا رسول اللہؐ کے چچا پر تلوار ماری جائے گی؟ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھے اجازت دیں کہ مَیں تلوار سے اسکی یعنی ابوحذیفہ کی گردن اڑا دوں جنہوں نے منافقت دکھائی ہے۔ عرض کیا کہ اللہ کی قسم! اس نے یعنی ابوحذیفہ نے منافقت دکھائی ہے۔ حضرت ابوحذیفہ بعد میں کہا کرتے تھے کہ میں اس کلمے کی وجہ سے جو مَیں نے اس دن کہا تھا چین میں نہیں رہا اور ہمیشہ اس سے ڈرتا رہا سوائے اس کے کہ شہادت میری اس بات کا کفارہ کر دے۔ چنانچہ حضرت ابوحذیفہؓ جنگِ یمامہ کے دن شہید ہو گئے۔

(سیرت ابن ہشام، صفحہ 429، باب غزوہ بدر مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

اس کی تفصیل کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر یہ بھی فرمایا کہ لشکر کفار میں بعض ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو اپنے دل کی خوشی سے اس مہم میں شامل نہیں ہوئے بلکہ رؤسائے قریش کے دباؤ کی وجہ سے شامل ہو گئے ہیں۔ ورنہ وہ دل میں ہمارے مخالف نہیں۔ اسی طرح بعض ایسے لوگ بھی اس لشکر میں شامل ہیں جنہوں نے مکہ میں ہماری مصیبت کے وقت میں ہم سے شریفانہ سلوک کیا تھا اور ہمارا فرض ہے کہ ان کے احسان کا بدلہ اتاریں۔‘‘ ان کی اس شرافت کی وجہ سے جو مکہ میں مسلمانوں سے کرتے رہے۔ ’’پس اگر کسی ایسے شخص پر کوئی مسلمان غلبہ پائے تو اسے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے۔ اور آپؐ نے خصوصیت کے ساتھ قسم اوّل میں عباس بن عبدالمطلب اور قسم ثانی میں ابوالبختری کا نام لیا اور ان کے قتل سے منع فرمایا۔‘‘ کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کی تکلیف دُور کرنے کی کوشش کرتے تھے اس لیے منع فرمایا۔ ’’مگر حالات نے کچھ ایسی ناگریز صورت اختیار کی کہ ابوالبختری قتل سے بچ نہ سکا گو اسے مرنے سے قبل اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل سے منع فرمایا ہے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، صفحہ 360-361)

تاریخ میں آتا ہے کہ اسکے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سائبان میں جا کر جو جگہ آپؐ کیلئے بنائی گئی تھی اس میں پھر دعا میں مشغول ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی ساتھ تھے اور سائبان کے ارد گرد انصار کی ایک جماعت حضرت سعد بن معاذؓ کی زیر کمان پہرے پر متعین تھی۔ (ماخوذ از السیرۃ الحلبیہ، باب ذکر مغازیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد 2، صفحہ 221، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپؐ بدر کے دن ایک بڑے خیمہ میں تھے کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ کہ اَے میرے اللہ! مَیں تجھے تیرے ہی عہد اور تیرے ہی وعدے کی قسم دیتا ہوں۔ اَے میرے ربّ! اگر تُو ہی مسلمانوں کی تباہی چاہتا ہے تو آج کے بعد تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔

اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؐ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ! بس کیجئے۔ آپؐ نے اپنے رب سے دعا مانگنے میں بہت اصرار کر لیا ہے اور آپؐ زرہ پہنے ہوئے تھے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زرہ پہنے ہوئے تھے۔

آپؐ خیمے سے نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھ رہے تھے۔ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ (القمر: 46-47) عنقریب یہ سب کے سب شکست کھا جائیں گے اور پیٹھ پھیر دیں گے اور یہی وہ گھڑی ہے جس سے ڈرائے گئے تھے اور یہ گھڑی نہایت سخت اور نہایت تلخ ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب ما قیل فی درع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والقمیص فی الحرب، حدیث: 2915)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے مجھ سے بدر والے دن بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کو دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور آپؐ کے صحابہؓ تین سو انیس تھے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی طرف منہ کیا پھر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور اپنے رب کو بلند آواز سے پکارتے رہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(آل عمران: 134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

(سورۃ البقرہ: 58)

جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

طالب دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

اَللّٰھُمَّ اَنۡجِزۡ لِیۡ مَا وَعَدۡتَّنِیۡ۔ اَللّٰھُمَّ اٰتِ مَا وَعَدۡتَّنِیۡ۔ اَللّٰھُمَّ اِنۡ تُھۡلِكۡ ھٰذِہِ الۡعِصَابَۃَ مِنۡ اَھۡلِ الۡاِسۡلَامِ لَا تُعۡبَدۡ فِی الۡاَرۡضِ۔ یعنی اَے اللہ! جو تُو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے اسے پورا فرما۔ اَے اللہ! جو تُو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ مجھے عطا فرما۔ اَے اللہ! اگر تُو نے مسلمانوں کا یہ گروہ ہلاک کر دیا تو زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔

قبلہ کی طرف منہ کیے دونوں ہاتھ پھیلائے آپ مسلسل اپنے رب کو بلند آواز سے پکارتے رہے یہاں تک کہ آپؐ کی چادر آپ کے کندھوں سے گر گئی۔ حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے پاس آئے اور آپ کی چادر اٹھائی اور آپؐ کے کندھوں پر ڈال دی۔ پھر آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے سے چمٹ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ! آپ کی اپنے رب کے حضور الحاح سے بھری ہوئی دعا آپؐ کیلئے کافی ہے۔ وہ آپؐ سے کیے گئے وعدے ضرور پورے فرمائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اِذۡ تَسۡتَغِیۡثُوۡنَ رَبَّکُمۡ فَاسۡتَجَابَ لَکُمۡ اَنِّیۡ مُمِدُّکُمۡ بِاَلۡفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ مُرۡدِفِیۡنَ (الانفال: 10) جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اس نے تمہاری التجا کو قبول کر لیا اس وعدے کے ساتھ کہ مَیں ضرور ایک ہزار قطار در قطار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔ پس اللہ نے ملائکہ کے ذریعے آپؐ کی مدد فرمائی۔ یہ صحیح مسلم کی روایت ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب الامداد بالملائکۃ فی غزوۃ بدر واباحۃ الغنائم، حدیث نمبر 4588)

اس واقعہ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اپنی کتاب میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ پھر ''آپؐ سائبان میں جا کر دعا میں مشغول ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی ساتھ تھے اور سائبان کے ارد گرد انصار کی ایک جماعت سعد بن معاذؓ کی زیر کمان پہرہ پر متعین تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد میدان میں سے ایک شور بلند ہوا اور معلوم ہوا کہ قریش کے لشکر نے عام حملہ کر دیا ہے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت رقت کی حالت میں خدا کے سامنے ہاتھ پھیلائے ہوئے دعائیں کر رہے تھے اور نہایت اضطراب کی حالت میں فرماتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَنۡشُدُكَ عَھۡدَكَ وَ وَعۡدَكَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنۡ تُھۡلِكۡ ھٰذِہِ الۡعِصَابَۃَ مِنۡ اَھۡلِ الۡاِسۡلَامِ لَا تُعۡبَدۡ فِی الۡاَرۡضِ۔ اَے میرے خدا! اپنے وعدوں کو پورا کر۔ اَے میرے مالک! اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج اس میدان میں ہلاک ہو گئی تو دنیا میں تجھے پوجنے والا کوئی نہیں رہے گا۔'' اور اس وقت آپؐ اس قدر کرب کی حالت میں تھے کہ کبھی آپؐ سجدہ میں گر جاتے تھے اور کبھی کھڑے ہو کر خدا کو پکارتے تھے اور آپؐ کی چادر آپؐ کے کندھوں سے گر گر پڑتی تھی اور حضرت ابوبکرؓ اسے اٹھا اٹھا کر آپؐ پر ڈال دیتے تھے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ مجھے لڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آتا تھا تو مَیں آپؐ کے سائبان کی طرف بھاگا جاتا لیکن جب بھی مَیں گیا مَیں نے آپؐ کو سجدہ میں گڑگڑاتے ہوئے پایا۔ اور مَیں نے سنا کہ آپؐ کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ۔ یعنی ''اَے میرے زندہ خدا! اَے میرے زندگی بخش آقا!'' حضرت ابوبکر آپؐ کی اس حالت کو دیکھ کر بے چین ہوئے جاتے تھے اور کبھی کبھی بے ساختہ عرض کرتے تھے ''یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ آپؐ گھبرائیں نہیں۔ اللہ اپنے وعدے ضرور پورے کرے گا مگر اس سچے مقولہ کے مطابق'' فارسی کا مقولہ ہے ''کہ ہر کہ عارف تر است ترساں تر۔'' یعنی ہر کوئی جو جتنی معرفت رکھتا ہے اتنا ہی وہ ڈرتا بھی ہے۔ ''آپؐ برابر دعا اور گریہ وزاری میں مصروف رہے۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 361)

توکّل کیا ہے؟ اسکی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے یہ واقعہ بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقام پر صحابہؓ کی ایک ترتیب قائم کی۔ ان کو اپنی اپنی جگہوں پر کھڑا کیا۔ انہیں نصیحتیں کیں کہ یوں لڑنا ہے اور اسکے بعد ایک عرشہ پر بیٹھ کر دعائیں کرنے لگ گئے۔ یہ نہیں کیا کہ صحابہؓ کو مدینہ میں چھوڑ جاتے اور آپ اکیلے وہاں بیٹھ کر دعائیں کرنے لگ جاتے۔ بلکہ پہلے آپؐ صحابہؓ کو لے کر مقامِ جنگ پر پہنچے پھر ان کو ترتیب دی اور ان کو نصیحتیں فرمائیں۔ اسکے بعد عرشہ پر بیٹھ گئے اور دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ یہ توکل ہے جو اختیار کرنا چاہئے۔'' (تفسیر کبیر، جلد 6، صفحہ 541)

یعنی اسباب کا بھی استعمال ہو، انسان جو کچھ اپنی کوشش سے کر سکتا ہے وہ کرے اور پھر دعاؤں میں لگ جائے۔ اس کو توکّل کہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''قرآن شریف میں بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں پر فتح پانے کا وعدہ دیا گیا تھا مگر جب بدر کی لڑائی شروع ہوئی جو اسلام کی پہلی لڑائی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رونا اور دعا کرنا شروع کیا اور دعا کرتے کرتے یہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے اَللّٰھُمَّ اِنۡ اَھۡلَکۡتَ ھٰذِہِ الۡعِصَابَۃَ فَلَنۡ تُعۡبَدَ فِی الۡاَرۡضِ أَبَدًا۔ یعنی اَے میرے خدا! اگر آج تُو نے اس جماعت کو (جو صرف تین سو تیرہ آدمی تھے) ہلاک کر دیا تو پھر قیامت تک کوئی تیری بندگی نہیں کرے گا۔ ان الفاظ کو جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا تو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس قدر بے قرار کیوں ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تو آپ کو پختہ وعدہ دے رکھا ہے کہ مَیں فتح دوں گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ سچ ہے مگر اس کی بے نیازی پر میری نظر ہے یعنی کسی وعدہ کا پورا کرنا خدا تعالیٰ پر حق واجب نہیں ہے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 255-256)

اللہ تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے اس لیے ہمیں ہر دفعہ، ہر وقت خوفزدہ رہنا چاہیے، فکرمند رہنا چاہیے۔

جب آپؐ سائبان میں دعا کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اونگھ طاری ہوئی پھر یکا یک بیدار ہوئے اور فرمایا اَے ابوبکر! خوش ہو جاؤ تمہارے پروردگار کی مدد آ گئی ہے۔ یہ دیکھو! جبرئیل اپنے گھوڑے کی باگ تھامے اسے چلاتے آ رہے ہیں اسکے پاؤں پر غبار کے نشان ہیں۔ (سیرت ابن ہشام، صفحہ 428، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء) سیرت ابن ہشام کی یہ روایت ہے۔

پھر ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر! تمہیں بشارت ہو یہ جبرئیل ہیں جو زرد عمامہ پہنے ہوئے ہیں وہ زمین اور آسمان کے مابین اپنے گھوڑوں کی لگام تھامے ہوئے ہیں۔ جب وہ زمین پر اترے تو کچھ دیر کیلئے مجھ سے غائب ہوئے پھر نمودار ہوئے۔ ان کے گھوڑے کے پاؤں غبار آلود تھے وہ کہہ رہے تھے کہ جب آپؐ نے دعا مانگی ہے تو اللہ کی نصرت آپؐ کے پاس آ گئی ہے۔

(سبل الھدی والرشاد، جلد 4، صفحہ 37، ذکر غزوۃ بدر الکبریٰ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

جنگِ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شمولیت، جنگ میں ذاتی طور پر شمولیت کے بارے میں لکھا ہے کہ میدانِ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر بن عوامؓ کو میمنہ پر مقرر کیا۔ مقداد بن عمروؓ کو میسرہ پر اور قیس بن ابی صَعۡصَعَہؓ کو سَاقہ یعنی پیادہ فوج پر مقرر کیا۔ لشکر کی بالعموم قیادت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگلی صفوں میں تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہؓ کو اپنی ہدایات کا پابند کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک پیش قدمی نہ کرے جب تک مَیں اس کے آگے نہ ہوں۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلحہ کے بامقصد استعمال کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا جب دشمن تمہاری پہنچ میں آ جائے تو تیر چلانا اور تیروں کو حتی الامکان بچا کر رکھنا۔

یہ جو بیٹھ کے دعا کرنے کا سارا قصہ بیان ہوا ہے یہ اس پوری جنگ شروع ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے کیونکہ وہ لکھا اس طرح گیا ہے اس لیے سمجھا جا سکتا ہے کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں شامل نہیں ہوئے۔ آپؐ شامل تھے لیکن یہ دعا اس سے پہلے آپؐ نے کی جس کے نتیجے میں فرشتوں کی مدد بھی اللہ تعالیٰ نے بھیجی۔ بہرحال بدر کے میدانِ کارزار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی شرکت کے بارے میں حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم بدر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑ لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے قریب تر تھے۔ اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب مجاہدین سے زیادہ سخت جنگ کرنے والے تھے۔ (ماخوذ از دائرہ معارفِ سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد 6، صفحہ 174 و 201، بزم اقبال لاہور، اپریل 2022ء)

میدانِ جنگ میں لشکر قریش کی آمد اور ان کی آپس میں تکرار جو ہوئی، اختلافات جو ہوئے اسکے بارے میں لکھا ہے کہ جب قریش میدان بدر میں اترے تو انہوں نے عُمیر بن وَہۡب کو بھیجا کہ جاؤ دیکھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے جنگجو ہیں؟ تو عُمیر نے اپنے گھوڑے کو لشکر اسلام کے گرد دوڑایا اور پھر قریش مکہ کے پاس آ کر کہا کہ میرے نزدیک تو یہ لوگ تین سو کے اندازے میں کچھ کم یا زیادہ ہوں گے۔ پھر یہ دوبارہ دیکھنے کی غرض سے لوٹا کہ کہیں لشکر اسلام کی مدد کیلئے کوئی پوشیدہ کمین گاہ تو نہیں۔ عمیر بن وہب اپنے گھوڑے کو دوڑا کر بہت دُور تک نکل گیا وہاں سے واپس آ کر کہا کہ ان کی مدد تو معلوم نہیں ہوتی مگر اے قریش! مَیں نے دیکھا ہے کہ تم پر بلائیں موت کو لے کر نازل ہو رہی ہیں۔ مَیں نے ایسی اونٹنیاں دیکھی ہیں جو موتوں کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ یثرب کے اونٹ یقینی موت اٹھائے ہوئے ہیں وہ ایسی قوم ہیں جن کے پاس دفاع کا کوئی سامان نہیں اور ان کے پاس تلواروں کے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں۔ ان میں سے کوئی قتل نہ کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ہم میں سے ایک ایک آدمی کو قتل کر لے۔ اگر انہوں نے اپنی گنتی کے مطابق ہمارے آدمیوں کو قتل کر ڈالا تو اس کے بعد زندگی میں کیا لطف رہے گا۔ اب جو تم مناسب سمجھو کرو۔ اس نے سارا جائزہ لے کے اپنا ایک خیال پیش کیا۔

حکیم بن حزام یہ باتیں سن کر عتبہ بن ربیعہ کے پاس آیا اور اسے کہا کہ تو قریش میں برگزیدہ اور سردار ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے
اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے
(مسلم باب فضل بناء المسجد)

طالب دعا: اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے
جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے
(الترغیب والترھیب)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

لہٰذا لوگوں کو واپس لے جاؤ اور عمرو بن حضرمی کا خون بہا ادا کر دو۔ عتبہ نے کہا مجھے منظور ہے۔ پس تم ابن حَنۡظَلِیَّہۡ یعنی ابوجہل، ابوجہل کی والدہ کا نام حَنۡظَلِیَّہۡ تھا، اُسکے پاس جاؤ۔ چنانچہ حکیم بن حزام اس مقصد کیلئے ابوجہل کے پاس گیا اور کہا کہ مجھے عتبہ نے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ وہ دیت ادا کر دے گا تم قریش کو واپس لے چلو۔ ابوجہل کہنے لگا کہ عتبہ نے جب سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے وہ ڈر گیا ہے اور بزدلی کا مظاہرہ کرنے لگا ہے۔ ہرگز نہیں۔

بخدا! ہم نہیں لوٹیں گے یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان فیصلہ کر دے۔ ابوجہل نے یہ بھی کہا کہ عتبہ اس لیے ہمیں جنگ سے روک رہا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ مسلمان ہمارے لیے اونٹ کے ایک نوالے کی طرح ہیں یعنی بہت ہی آسانی سے ہم انہیں قتل کر دیں گے اور ان مسلمانوں میں عتبہ کا بیٹا بھی ہے۔ عتبہ کا بیٹا مسلمان ہو گیا تھا۔ شاید اپنے بیٹے کی وجہ سے یہ جنگ نہیں کرنا چاہتا۔ عتبہ کے یہ بیٹے حضرت ابوحذیفہؓ تھے جو مسلمانوں کی طرف سے میدانِ بدر میں موجود تھے۔ جب عتبہ کو ابوجہل کی طرف سے بزدلی کے اس طعنے کی خبر پہنچی تو اس نے کہا اس بزدل یعنی ابوجہل کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ کون بزدل ہے اور ڈرا ہوا ہے۔

(ماخوذ از سیرت ابن ہشام، صفحہ 424 تا 426، دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الاولیٰ 2001ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اسکی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اب فوجیں بالکل ایک دوسرے کے سامنے تھیں۔ پہلے جنگ کی حالت میں فوجیں اکٹھی ہو رہی تھیں اور وزنی فوج تھی کافروں کی، اس وقت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعاؤں میں تھے۔ جب فوجیں سامنے آگئیں، جنگ شروع ہونے لگی تھی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی میدانِ جنگ میں تھے۔ فرمایا اب فوجیں بالکل ایک دوسرے کے سامنے تھیں مگر قدرتِ الٰہی کا عجیب تماشہ ہے کہ اس وقت لشکر کے کھڑے ہونے کی ترتیب ایسی تھی کہ اسلامی لشکر قریش کو اصلی تعداد سے زیادہ بلکہ دوگنا نظر آتا تھا۔ جس کی وجہ سے کفار مرعوب ہوئے جاتے تھے اور دوسری طرف قریش کا لشکر مسلمانوں کو ان کی اصلی تعداد سے کم نظر آتا تھا۔ جس کے نتیجے میں مسلمانوں کے دل بڑھے ہوئے تھے۔

قریش کی یہ کوشش تھی کہ کسی طرح اسلامی لشکر کی تعداد کا صحیح اندازہ یا پتہ لگ جاوے تا کہ وہ چھوٹے ہوئے دلوں کو سہارا دے سکیں۔ جو دل ڈرے ہوئے تھے ان کو سہارا دے سکیں۔ اس کیلئے رؤسائے قریش نے عُمَیر بن وَہۡب کو بھیجا کہ اسلامی لشکر کے چاروں طرف گھوڑا دوڑا کر دیکھے کہ اس کی تعداد کتنی ہے اور آیا ان کے پیچھے کوئی کمک تو مخفی نہیں؟ چنانچہ عمیر نے گھوڑے پر سوار ہو کر مسلمانوں کا ایک چکر کاٹا مگر اسے مسلمانوں کی شکل وصورت سے ایسا جلال اور عزم اور موت سے ایسی بے پروائی نظر آئی کہ وہ سخت مرعوب ہو کر لوٹا اور قریش سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ مجھے کوئی مخفی کمک وغیرہ تو نہیں نظر آئی لیکن اے معشر قریش! یعنی قریش کی جماعت میَں نے دیکھا ہے کہ مسلمانوں کے لشکر میں گویا اونٹنیوں کے کجاووں نے اپنے اوپر آدمیوں کو نہیں بلکہ موتوں کو اٹھایا ہوا ہے اور یثرب کی سانڈنیوں پر گویا ہلاکتیں سوار ہیں۔ قریش نے جب یہ بات سنی تو ان میں ایک بے چینی سی پیدا ہو گئی۔

سراقہ جوان کا ضامن بن کر آیا تھا کچھ ایسا مرعوب ہوا کہ الٹے پاؤں بھاگ گیا اور جب لوگوں نے اسے روکا تو کہنے لگا کہ مجھے جو کچھ نظر آ رہا ہے وہ تم نہیں دیکھتے۔

حکیم بن حِزام نے عُمَیر کی رائے سنی تو گھبرایا ہوا عتبہ بن ربیعہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے عتبہ! تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے آخر عُمَر وحَضۡرمی کا بدلہ ہی لینا چاہتے ہو۔ وہ تمہارا حلیف تھا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم اس کی طرف سے خون بہا ادا کر دو اور قریش کو لے کر واپس لوٹ جاؤ۔ اس میں ہمیشہ کیلئے تمہاری نیک نامی رہے گی۔ عتبہ جو خود گھبرایا ہوا تھا، اس کو اَور کیا چاہیے تھا۔ جھٹ بولا کہ ہاں ہاں یہی ٹھیک ہے۔ میں راضی ہوں اور پھر وہ حکیم بن حزام کو کہنے لگا کہ دیکھو یہ مسلمان اور ہم آخر آپس میں رشتے دار ہی تو ہیں۔ کیا یہ اچھا لگتا ہے کہ بھائی بھائی پر تلوار اٹھائے اور باپ بیٹے پر۔ تم ایسا کرو کہ ابھی ابوالحکم یعنی ابوجہل کے پاس جاؤ اور اسکے سامنے یہ تجویز پیش کرو اور ادھر عتبہ نے خود اونٹ پر سوار ہو کر اپنی طرف سے لوگوں کو سمجھانا شروع کر دیا کہ رشتہ داروں میں لڑائی ٹھیک نہیں ہے۔ ہمیں واپس لوٹ جانا چاہیے اور محمد کو اس کے حال پر چھوڑ دینا چاہیے کہ وہ دوسرے قبائل عرب کے ساتھ نپٹتا رہے جو نتیجہ ہو گا دیکھا جائے گا۔ اور پھر تم دیکھو کہ ان مسلمانوں کے ساتھ لڑنا بھی کوئی آسان کام نہیں ہے کیونکہ خواہ تم مجھے بزدل کہو حالانکہ میں بزدل نہیں ہوں۔ مجھے تو یہ لوگ موت کے خریدار نظر آتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُور سے عتبہ کو دیکھا تو فرمایا: اگر لشکر کفار میں سے کسی میں شرافت ہے تو اس سرخ اونٹ کے سوار میں ضرور ہے۔ اگر یہ لوگ اس کی بات مان لیں تو ان کیلئے اچھا ہو لیکن جب حکیم بن حزام ابوجہل کے پاس آیا اور اس سے یہ تجویز بیان کی تو وہ فرعونِ امّت بھلا ایسی باتوں میں کب آنے والا تھا چھٹتے ہی بولا۔ اچھا اچھا اب عتبہ کو اپنے سامنے اپنے رشتے دار نظر آنے لگ گئے ہیں۔ اور پھر اس نے عمرو حضرمی کے بھائی عامر حضرمی کو بلا کر کہا کہ تم نے سنا تمہارا حلیف عتبہ کیا کہتا ہے اور وہ بھی اس وقت جبکہ تمہارے بھائی کا بدلہ گویا ہاتھ میں آیا ہوا ہے۔ عامر کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور اس نے عرب کے قدیم دستور کے مطابق اپنے کپڑے پھاڑ کر اور ننگا ہو کر چلانا شروع کیا وَاعَمۡرَاہُ! وَاعَمۡرَاہُ! کہ ہائے افسوس! میرا بھائی بغیر انتقام کے رہا جاتا ہے۔ ہائے افسوس! میرا بھائی بغیر انتقام کے رہا جاتا ہے۔ اس صحرائی آواز نے لشکر قریش کے سینوں میں عداوت کے شعلے بلند کر دیے اور پھر جنگ کی بھٹی اپنے پورے زور سے دہکنے لگ گئی۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 358 تا 360)

اور پھر اس کے بعد جب جنگ شروع ہوئی ہے تو اس کی باقی تفصیل جو ہے وہ ان شاء اللہ آئندہ بیان ہو گی۔

......☆......☆......☆......

اعلان نکاح :: فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8/جولائی 2023ء بعد نماز عصر مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) میں درج ذیل 8 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

عزیزہ امۃ المصور احمد (واقفہ نو) بنت مکرم زاہد خلیل احمد صاحب (بلجیم) ہمراہ عزیزم وقاص احسان اللہ (مربی سلسلہ، بلجیم) ابن مکرم احسان اللہ صاحب

عزیزہ دانیہ خالد (واقفہ نو) بنت مکرم ڈاکٹر عطاء الحبیب خالد صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم شاہزیب اطہر (مربی سلسلہ، یوکے) ابن مکرم محمد اطہر صاحب

عزیزہ عالیہ صنوبر احمد بنت مکرم جاوید احمد صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم مبارز احمد چوہدری (مربی سلسلہ، یوکے) ابن مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب

عزیزہ شائزِہ ممتاز کھوکھر بنت مکرم مبرور احمد کھوکھر صاحب (جرمنی) ہمراہ عزیزم فرحان منظور احمد (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم منصور احمد صاحب

عزیزہ دانیہ Veronica رچرڈسن بنت مکرم احمد مبارک رچرڈسن صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم حارث حماد معین احمد (واقف نو) ابن مکرم شاہد معین احمد صاحب (یوکے)

عزیزہ راضیہ راجپوت (واقفہ نو) بنت مکرم امان اللہ راجپوت صاحب (جرمنی) ہمراہ عزیزم جری اللہ (واقف نو) ابن مکرم اکرام اللہ صاحب (ہالینڈ)

عزیزہ مریم بشیر بنت مکرم ظفر بشیر صاحب (یوکے) ہمراہ عزیزم حارث بشیر ابن مکرم ڈاکٹر عمران بشیر صاحب (کینیڈا)

عزیزہ ثنا مبشر بنت مکرم مبشر ناصر احمد صاحب مرحوم (یوکے) ہمراہ عزیزم یسار شکیل احمد ابن مکرم شکیل احمد صاحب (یوکے)

......☆......☆......☆......

بقیہ مضمون از صفحہ نمبر 2

نچوڑ کر پھر چائے نوش فرمالیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ہمارے نزدیک مکھی پڑی ہوئی چائے ناپاک اور حرام نہیں ہو گئی جس کا جی چاہے یا جس کو ضرورت ہو پی لے شریعت نے تنگی نہیں رکھی۔ دیکھئے میں خود عموماً ایسی چائے اپنے سامنے سے اُٹھا دیا کرتا ہوں مگر ایک دو دفعہ ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ میرے سر میں سخت درد تھا بے وقت چائے بنوائی اور اتفاقاً اس میں مکھی گر گئی اس وقت ایسی تکلیف اور ضعف تھا کہ میں نے جلدی اور ضرورت کی وجہ سے وہی چائے پی لی۔ پس اس معاملہ میں بھی شریعت نے دونوں حدیں رکھ دی ہیں۔ کسی نفیس مزاج کے لئے وہ طیب نہیں رہتی بلکہ آپ جیسے نازک مزاج آدمی کو تو استفراغ ہی ہو جاتا ہے اور مکھی کا نام سنکر ہی متلی ہونے لگتی ہے۔ دوسرے آدمیوں کیلئے وہ طیب نہ سہی حلال تو ہے اور کوئی پی لے تو اسے کون بُرا کہہ سکتا ہے۔ البتہ مولانا قشر الدین نے جو ایک دفعہ ایک مجلس میں ایسی مکھی نکال کر اسے لوگوں کے سامنے منہ میں رکھ کر اسے چوسا اور پھر پھینک دیا اور ساتھ ہی اعلان فرمایا کہ ہم حدیث کی عملی طور پر اس طرح تعظیم کرتے ہیں یہ سخت بے ہودگی ہے۔ آنحضرت ﷺ جیسا پاک اور مقدس اور مطہر اور مزکی اور نفیس مزاج انسان بھلا ایسی کارروائیوں کو کس طرح پسند کر سکتا ہے۔ شریعت نے غریبوں اور حاجتمندوں کیلئے جو نرمی اور اجازت دے رکھی ہے اسے حکم کہکر ہر شخص کو مجبور کرنا کہ ضرور وہ مکھی چوسے ورنہ اسلام سے خارج ہو یہ سخت افسوس ناک ذہنیت ہے۔ امید ہے کہ اب آپ اس مسئلہ کو سمجھ گئے ہونگے۔ بات صرف اتنی ہے کہ مولویوں نے اجازت اور حکم میں فرق نہیں کیا اور تفاوت مراتب اور تفاوت مزاج کا خیال نہیں رکھا ورنہ مسئلہ بالکل صاف تھا۔

مسٹر تحقیق نے یہ تسلی بخش جواب پا کر ایک خوشی محسوس کی اور وعدہ کیا کہ وہ ضرور اپنی پہلی فرصت میں قادیان جائینگے اور وہاں کے حالات کا بذات خود ملاحظہ کرینگے کیونکہ ذرا ذرا سی باتوں میں بھی ان مولویوں نے ان کو اسلام سے متنفر کر دیا تھا اور وہ اس بات کے متلاشی تھے کہ ان کو اصلی اور صحیح اسلام کا راستہ دکھانیوالا کوئی ملے۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مسیح وقت اب دنیا میں آیا

خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار

جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ رضی اللہ عنہ)

تمام غلاموں کو یکلخت کیوں نہ آزاد کر دیا گیا

پیشتر اسکے کہ ہم اس بحث کو ختم کریں اس سوال کا جواب دینا ضروری ہے کہ جب اسلام غلاموں کی آزادی اور رستگاری کا پیغام لے کر آیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہ تمام حاضر الوقت غلاموں کو یکلخت حکماً آزاد کروا دیا؟ سو اس کا مختصر اور سادہ جواب تو صرف اس قدر ہے کہ آپؐ نے اس لئے ایسا نہیں کیا کہ آپؐ غلاموں کے حقیقی دوست تھے اور آپؐ کا کام اصلاح کرنا تھا نہ کہ نمائش۔ پس آپؐ نے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا جو بظاہر تو دوستی کا رنگ رکھتا ہو، لیکن حقیقتاً وہ غلاموں کیلئے نقصان دہ اور ملک کی ترقی اور تمدن کیلئے ضرررساں ہو۔ ہر ایک عقل مند شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت کے حالات کے ماتحت لاکھوں غلاموں کا یکلخت آزاد ہو جانا غلاموں کو ایک ایسی بے سہارا اور غیر محفوظ حالت میں چھوڑ دیتا جو ان کیلئے کئی لحاظ سے خطرناک ہو سکتی تھی اور اس زمانہ کے حالات کے ماتحت اس فوری اور عالمگیر آزادی کا نتیجہ یقیناً یہ ہوتا کہ ان آزاد شدہ غلاموں میں سے اگر ایک حصہ غربت کی حالت میں فاقوں سے مرتا تو دوسرا حصہ بیکاری اور ارتکاب جرائم کی طرف مائل ہو کر اپنی اخلاقی تباہی اور ملک وقوم کی بے چینی اور بدامنی کا باعث بن جاتا۔ انقلابی تجاویز خواہ بعض اوقات جذباتی رنگ میں کیسی ہی دل خوشکن نظر آئیں مگر حقیقتاً وہ اکثر صورتوں میں نفع مند ثابت نہیں ہوتیں بلکہ بعض صورتوں میں تو ان سے افراد کے عادات وخصائل اور قوم کی اجتماعی زندگی اور تمدن پر خطرناک اثر پڑتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو ایک حقیقی مصلح تھے اور غلاموں کیلئے وہ کام کرنا چاہتے تھے جو ان کیلئے فی الواقع مفید اور بابرکت ہو، ایسے رستہ پر قدم زن نہیں ہوئے جو عرب کی سوسائٹی میں ایک تباہ کن زلزلہ پیدا کرنے والا ثابت ہوتا اور غلاموں کو اس سے بجائے فائدہ کے نقصان پہنچتا۔ خوب سوچ لو کہ اس زمانہ کے حالات کے ماتحت لاکھوں غلاموں کو بغیر کسی دور اندیشانہ انتظام کے یکلخت آزاد کر دینے کے یقیناً یہ معنے تھے کہ ان غلاموں کی دنیا بھی تباہ ہوتی اور دین بھی۔ یعنی دنیا کے لحاظ سے ان میں سے اکثر نہ صرف بالکل بے سہارا اور بے ذریعہ معاش رہ جاتے بلکہ ان کیلئے کسب سیکھنے کے موقعے بھی میسر نہ رہتے اور دینی لحاظ سے ان کی یہ فوری اور عالمگیر آزادی ان کے اخلاق وعادات پر ایک نہایت ضرررساں اثر پیدا کرتی خصوصاً جبکہ ایک بہت لمبے عرصے کی ظالمانہ غلامی کے نتیجہ میں ان کے اندر دنایت اور سنگدلی اور اسی قسم کے دوسرے مذموم اخلاق پیدا ہو چکے تھے جو فوری آزادی کے نتیجہ میں نہ معلوم کس رستے پر پڑ کر کیا کیا رنگ لاتے اور اس عالمگیر آزادی کے نتیجے میں جو دوسرے مضر اثرات سوسائٹی پر پڑ سکتے تھے وہ مزید براں تھے۔ پس اسلام نے کمال دانش مندی سے یہ تجویز اختیار فرمائی کہ ایک طرف تو آئندہ کیلئے غلامی کے ظالمانہ طریقوں کو بند کر کے اس حلقہ کی مزید وسعت کو روک دیا جیسا کہ آگے چل کر اسکی بحث آئے گی اور دوسری طرف وقتی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے موجود الوقت غلاموں کی اخلاقی اور معاشرتی اور اقتصادی اصلاح وبہبودی کیلئے عملی تدابیر اختیار فرمائیں اور ساتھ ہی یہ انتظام فرمایا کہ جوں جوں یہ غلام آزاد زندگی کو مفید طور پر بسر کرنے کے قابل ہوتے جائیں تُوں تُوں وہ لازماً آزاد ہوتے جائیں اور یہی وہ حقیقی اصلاح کا طریق تھا جو اس زمانے کے حالات کے ماتحت بہترین نتائج کی امید کے ساتھ اختیار کیا جا سکتا تھا بلکہ اس انتظام کا تفصیلی مطالعہ اس بات میں ذرا بھی شک نہیں رہنے دیتا کہ یہ ایک عدیم المثال نظام تھا جس کی نظیر نہ تو اس سے پہلے کسی زمانہ میں نظر آتی ہے اور نہ اسکے بعد آج تک ایسا نمونہ کسی قوم نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔

اگر اس جگہ کسی کو یہ شبہ پیدا ہو کہ گزشتہ صدی کے دوران بہت سے یورپین اور امریکن مصلح ایسے گزرے ہیں جنہوں نے اپنی زندگیوں کو غلاموں کی آزادی کی تحریک میں گویا وقف کر دیا تھا اور ان کی کوششوں کے نتیجے میں دنیا کے بیشتر ممالک میں غلامی کا سلسلہ یکلخت منسوخ ہو گیا تھا۔ مثلاً ابراہام لنکن نے جو اپنے وقت میں امریکہ کی جمہوری سلطنت کا صدر تھا۔ امریکہ کے لاکھوں حبشی غلاموں کو یکلخت آزادی دلا دی اور اس فوری اور عالمگیر آزادی کا کوئی برا نتیجہ نہیں نکلا بلکہ ابراہام لنکن کی یہ خدمت انتہائی تحسین کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو آج سے چودہ سو سال قبل کے زمانہ اور آج کے زمانہ کے حالات میں زمین وآسمان کا اختلاف ہے اور چونکہ اسلام کی یہ تعلیم جو اس زمانہ کے غلاموں کی تدریجی آزادی کے متعلق دی گئی تھی اُس زمانہ کے حالات کے ماتحت تھی اور مستقل تعلیم اسلام کی اس بارے میں اور تھی جن کا ذکر آگے آتا ہے اس لئے عقلاً یہ مقابلہ کسی صورت درست نہیں سمجھا جا سکتا۔ پس اگر موجودہ زمانہ کے حالات میں فوری اور عالمگیر آزادی مضر ثابت نہیں ہوئی تو اس سے لازمی طور پر یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ آج سے پہلے زمانوں اور آج کی نسبت دوسری قسم کے حالات میں بھی یہ طریق ضرر رساں ثابت نہ ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں غلاموں کی اخلاقی اور معاشرتی حالت نہایت درجہ پست تھی اور دوسری طرف دنیا کا تہذیب وتمدن بھی اس تہذیب وتمدن سے بالکل جدا تھا جو آج کل دنیا میں پایا جاتا ہے۔ پس اُس زمانہ کے حالات کے ماتحت یہی مناسب تھا کہ بجائے فوری اور عالمگیر آزادی کے تدریجی آزادی کے طریق کو اختیار کیا جاتا ورنہ نتیجہ بجائے مفید ہونے کے یقیناً مضر ہونا تھا۔ یہ ایک اصولی جواب ہے جو اس اعتراض کا دیا جا سکتا ہے۔

مگر حق یہ ہے کہ جو تجاویز اسلام نے اختیار کیں وہ بہرحال زیادہ مفید اور نفع مند تھیں اور ہر غیر متعصب شخص جو ٹھنڈے طور پر اس مسئلہ کے متعلق غور کرے گا وہ اسی نتیجہ پر پہنچے گا جو ہم نے بیان کیا ہے۔ حضرت مسیح ناصری کا ایک نہایت سچا مقولہ ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ پس ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ان دونوں قسم کے طریقوں میں سے کس طریق کے نتائج زیادہ مفید اور زیادہ نفع مند ثابت ہوئے ہیں۔ آیا اُس طریق کے جو اسلام نے آج سے چودہ سو سال قبل اختیار کیا تھا یا اُس طریق کے جو موجودہ زمانہ میں بعض یورپین اور امریکن مصلحین نے اختیار کیا ہے؟ اس جگہ ہم کسی تفصیلی بحث میں داخل نہیں ہو سکتے، صرف موٹے طور پر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ان ہر دو طریقوں کے نتائج کی نسبتی خوبی کا دو طرح پر امتحان کیا جا سکتا ہے۔

اوّل اس پہلو سے کہ ان طریقوں میں سے کس طریقہ کے نتیجہ میں زیادہ حقیقی آزادی قائم ہوئی۔ دوسرے اس پہلو سے کہ ان میں سے کس طریقہ کے نتیجہ میں آزاد شدہ غلاموں نے زیادہ ترقی کی۔ اور ہم دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں کہ ان دونوں پہلوؤں کے لحاظ سے وہ طریقہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو برس قبل اختیار کیا تھا اس طریق سے بدرجہا بہتر تھا، جو بعض مغربی مصلحین نے اس زمانہ میں اختیار کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ صرف نام کے طور پر کسی غلام کو آزاد کر دینا مگر غلامی کی اصل روح کو نہ مارنا ہرگز حقیقی آزادی کا فعل نہیں سمجھا جا سکتا۔ لیکن غور سے دیکھا جائے تو جو اصلاح مغربی مصلحین نے کی ہے وہ کسی صورت میں بھی اس نام نہاد اصلاح سے بڑھ کر نہیں۔ بیشک انہوں نے لاکھوں غلاموں کو آزاد کیا اور یکلخت حکماً آزاد کیا، مگر وہ غلامی کی روح کو نہیں مار سکے بلکہ اس آزادی کے بعد بھی آزاد کرنے والوں اور آئندہ آزاد ہونے والوں کے دل ودماغ میں غلام بنانے اور غلام بننے کی روح اسی طرح زندہ رہی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حقیقی طور پر غلامی بھی نہ مٹی اور آقاؤں اور غلاموں کے تعلقات بھی سخت کشیدہ ہو گئے۔ امریکہ کی ہی مثال لے لو۔ بیشک ریاست ہائے متحدہ میں بظاہر لاکھوں حبشی غلاموں نے یکلخت آزادی حاصل کر لی مگر قطع نظر اس کے کہ اس عالمگیر آزادی کی وجہ سے ملک ایک خطرناک خانہ جنگی کی آگ سے شعلہ بار ہو گیا تھا۔ کیا اس وقت امریکہ کا حبشی غلام واقعی آزاد ہو گیا تھا؟ بلکہ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا اس وقت تک بھی ملک کا کوئی قانون امریکہ کے حبشی غلام کو حقیقی آزادی دلا سکا ہے؟ کیا امریکہ کا گورا آدمی اپنے آزاد کردہ حبشی غلام کو آج تک دنیا کے بدترین غلاموں سے عملاً بدتر نہیں سمجھتا؟ پھر کیا یہ آزاد شدہ حبشی اپنے آپ کو حقیقی طور پر امریکہ میں آزاد سمجھتا ہے؟ یقیناً امریکہ میں آزاد کرنے والے گورے لوگوں اور آزاد ہونے والے کالے حبشیوں کے تعلقات بین الاقوام تعلقات کی بدترین مثال ہیں جو اس وقت دنیا میں پائی جاتی ہے اور یہ حالت اس بات کا نتیجہ ہے کہ ان غلاموں کے آزاد کرنے میں وہ طریق اختیار کیا گیا ہے جس سے غلام لوگ نام کو تو بیشک آزاد ہو گئے مگر ان کو حقیقی آزادی نہیں مل سکی اور آزاد کرنے والوں اور آزاد ہونے والوں کی ذہنیتوں میں کوئی اصلاح نہیں ہوئی۔ اس کے مقابلہ میں اسلامی طریق پر جو لوگ آزاد کئے گئے وہ گو تدریجی طور پر آزاد ہوئے مگر آزاد ہونے کے بعد وہ حقیقتاً آزاد تھے۔ یعنی ان کے جسم بھی آزاد تھے، ان کی روحیں بھی آزاد تھیں، ان کے خیالات بھی آزاد تھے، ان کی ذہنیتیں بھی آزاد تھیں اور ان آزاد شدہ غلاموں اور ان کے آزاد کرنے والے لوگوں کے درمیان وہ محبت واخلاص کے تعلقات قائم ہو گئے تھے کہ آج کی حقیقی اخوت بھی ان کے سامنے شرماتی ہے۔ میں جب اس زمانہ کے امریکن حبشی ٹام اور آج سے چودہ سو سال قبل کے عربی حبشی بلالؓ کے حالات پر نگاہ کرتا ہوں تو ایک عجیب منظر نظر آتا ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ دونوں شخص حبشی ہیں اور دونوں آزاد شدہ غلام ہیں۔ عربی غلام (یعنی بلالؓ) جب بادشاہ وقت (یعنی عمر بن الخطاب) سے ملنے کیلئے جاتا ہے تو باوجود اسکے کہ اس وقت بڑے بڑے رؤساء عرب بادشاہ کی ملاقات کے انتظار میں دروازے پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ بادشاہِ وقت بلالؓ کی خبر پا کر ان رؤساء عرب کو جو وہ بھی مسلمان ہی تھے نہیں بلاتا اور بلالؓ کو فوراً بلا لیتا ہے اور جب بلالؓ ملاقات سے فارغ ہو کر چلا جاتا ہے تو پھر اس کے بعد ان رؤساء عرب کی باری آتی ہے اور جب اس بادشاہ کی مجلس میں بلال کا ذکر آتا ہے تو بادشاہ کہتا ہے ’’بلال ہمارا سردار ہے۔‘‘ لیکن اس کے مقابلہ میں امریکہ کے آزاد شدہ حبشی ٹام کی کیا حیثیت ہے؟ دنیا جانتی ہے کہ وہ اپنے آزاد کرنے والوں کے پاؤں کی ٹھوکریں کھاتا اور مجلسوں میں ذلت کی جگہوں میں بٹھایا جاتا اور ہر قسم کے مظالم سہتا اور دم نہیں مار سکتا۔ یہ اختلاف کیوں ہے؟ یقیناً اس کی وجہ یہی ہے کہ اسلام نے جو طریق غلاموں کی آزادی کا اختیار کیا، وہ حقیقی اصلاح کا طریق تھا۔ پس اس کے نتیجہ میں حقیقی آزادی پیدا ہوئی، لیکن مغربی مصلحین کی اصلاح

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: سید ادریس احمد (جماعت احمدیہ تریپور، صوبہ تامل ناڈو)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

دعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور
سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہو گئی یہ اسم اعظم ہے

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1094) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میں ایک دفعہ دارالامان گیا ہوا تھا۔ گرمی کا موسم تھا۔ نماز ظہر سے فارغ ہوکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک میں تشریف فرما تھے۔ دس گیارہ اور احباب بھی حاضر تھے۔ اُس وقت ایک زمیندار نے جو کہ قریباً پچاس سالہ عمر اور اَپر پنجاب کا رہنے والا معلوم ہوتا تھا۔ بڑی عاجزی سے حضور کی طرف مخاطب ہوکر عرض کی کہ حضور میں کسی معاملہ میں ایک شخص کے یکصد روپیہ کا ضامن ہوگیا۔ وہ بھاگ گیا ہے۔ ہر چند گردونواح میں تلاش کیا مگر ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا۔ مجھ سے اس کی حاضری کا یا زرضمانت کا مطالبہ ہے۔ ہر روز چپراسی آکر تنگ کرتے ہیں۔ میں تنگ آکر نکل آیا ہوں۔ وہ میرے گھر والوں کو تنگ کرتے ہوں گے۔ مجھ کو معلوم ہوا تھا کہ حضور کی دعا خدا قبول فرماتا ہے۔ اس لئے میں اتنی دور سے چل کر آیا ہوں کہ حضور دعا فرمائیں کہ خدا جلد سے جلد مجھ کو اس مشکل سے نجات دلائے۔ حضور نے اسکا یہ دردناک حال سن کر مع حاضرین دعا فرمائی۔ اسکے بعد حضور حسب معمول براستہ دریچہ اندرون خانہ تشریف لے گئے۔ وہ شخص بھی نیچے اُتر گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر دریچہ کھلا۔ دیکھا تو حضرت صاحب کھڑے ہیں۔ خاکسار بھی قریب ہی کھڑا تھا۔ حضور کے دونوں ہاتھوں میں روپے تھے۔ حضور نے مجھے بلا کر میرے دونوں ہاتھوں میں وہ روپے ڈال دیئے اور فرمایا کہ یہ سب اُس شخص کو دے دو جس نے ابھی دعا کروائی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ وہ تو مسجد سے چلا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کسی آدمی کو بھیج کر اُسے بلوالو۔ وہ ابھی ایسی جلدی میں کہاں گیا ہوگا۔ یہ کہہ کر کھڑکی بند کرلی۔ خاکسار نے وہ سارا روپیہ حکیم فضل الدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے آگے ڈھیری کردیا۔ یہ دو اصحاب اور دو تین اور دوست بھی اس وقت مسجد میں موجود تھے۔ حکیم صاحب نے اُسی وقت چند آدمی اس شخص کی تلاش میں دوڑائے۔ اور مولوی صاحب روپیہ گن کر بیس بیس کی بیڑیاں لگانے لگے۔ غالباً اس لئے کہ اُس شخص کو دیتے وقت آسانی ہو۔ جب گن چکے تو ایک قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے فرمایا کہ لو دیکھو کہ اس سائل نے تو سو روپیہ کا ذکر کیا تھا۔ لیکن حضرت صاحب جو روپیہ لائے ہیں وہ تو ایک سو بیس ہے اور مجھ کو فرمایا کہ کھڑکی کی کنڈی ہلا کر حضرت صاحب سے ذکر کردو کہ ان میں بیس روپیہ زائد آگئے ہیں۔ لیکن خاکسار سے مولوی صاحب کے اس ارشاد کی تعمیل کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ پھر مولوی صاحب نے حکیم صاحب کو کہا مگر حکیم صاحب نے جواب دیا کہ مولوی صاحب یہ تجویز آپ کی ہے۔ آپ ہی اب ہمت بھی کریں۔ آخر مولوی صاحب نے خود اٹھ کر زنجیر ہلائی۔ اندر سے ایک خادمہ کے آنے پر حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کرو کہ عبدالکریم ایک ضروری بات عرض کرنا چاہتا ہے۔ خادمہ کے جانے کے تھوڑی بعد حضور دریچہ پر آکر کھڑے ہوگئے۔ مولوی صاحب نے سارا ماجرہ بیان کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب خدا جانے وہ بیچارہ یہاں کیسے آیا ہے۔ اور اب اس کو جلد پہنچنے کیلئے کرایہ کی بھی ضرورت ہوگی۔ مولوی صاحب نے عرض کی کہ حضور کرایہ کیلئے چار پانچ روپیہ کافی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مولوی صاحب جس مصیبت میں وہ ہے ایسی حالت میں اسکی مشکل معاش کا بھی کیا حال ہوگا۔ آخر پانچ سات روز کا خرچ تو اس کے پاس ہو۔ اور فرمایا یہ جو کچھ ہم لائے ہیں ٹھیک سوچ کر لائے ہیں۔ یہ سب اُس شخص کو دے دو۔ یہ فرما کر کھڑکی بند کرلی۔ اتنے میں وہ شخص بھی آگیا۔ اُس کو روپیہ دیتے ہوئے مولوی صاحب نے فرمایا کہ ”ایڈی چھیتی دعا قبول ہوندی کسے نے گھٹ ہی ڈٹھی ہوگی اور پھر وہ بھی سوائی“ یعنی اس قدر جلدی کسی کی دعا قبول ہوتی بہت کم دیکھی ہے اور پھر وہ بھی سوائی۔

(1095) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں قادیان جاتے ہوئے اخبار چودھویں صدی راولپنڈی کا ایک پرچہ ساتھ لے گیا جو سراج الدین صاحب بیرسٹر کی ایڈیٹری میں شائع ہوتا تھا اور اس وقت کے اردو اخبارات میں مشہور تھا۔ اسکے ساتھ لے جانے کی غرض یہ تھی کہ ایک شخص جو سید محمود صاحب خلف سرسید مرحوم کا دوست تھا، اس نے ان سے علی گڑھ میں ملاقات کی اور ایک دو روز ان کے ہاں ٹھہرا۔ اور واپسی پر اس نے سید محمود کی قابل عبرت حالت کا نقشہ ایک مضمون میں کھینچ کر اس اخبار میں درج کروایا تھا۔ راقم مضمون نے لکھا تھا کہ مجھے اس دفعہ مسٹر محمود کو دیکھ کر سخت رنج وافسوس ہوا کہ وہ عالی دماغ شخص جس کی قابلیت قابل رشک اور قانون دانی انگریز ججوں تک مسلّمہ تھی، اس کو میں نے ایسی حالت میں پایا کہ ان کی جسمانی صحت ناقابل تلافی درجہ تک پہنچ چکی ہے۔ مگر باوجود اس کے وہ شراب کے بغیر ایک لمحہ بھی نہیں رہ سکتے تھے۔ گویا شراب ہی اُن کی روح رواں تھی اور دن بھر جگت، پھبتی بازی، تمسخر اور استہزاء کے سوا ان کا کوئی علمی مشغلہ نہیں رہا۔ اور وہ بھی صحت کے لحاظ سے چراغ سحری ہے۔ مضمون مذکور میں اس لئے ساتھ لے گیا تھا کہ حضرت مولوی صاحب کو ایسے حالات سے دلچسپی ہے۔ چنانچہ میں نے وہ مضمون حضرت مولوی صاحب کے پیش کیا۔ مولوی صاحب نے مضمون پڑھ کر اخبار خاکسار کو واپس دیتے ہوئے فرمایا کہ اس پرچہ کو بحفاظت جیب میں رکھنا، اگر موقعہ میسر آیا تو حضرت صاحب کے پیش کریں گے۔ حضرت صاحب ایسے حالات بڑی توجہ سے سنتے ہیں۔ خاکسار نے وہ اخبار کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ ظہر کی نماز کے بعد حضرت صاحب مسجد اقصیٰ میں تشریف فرما تھے کہ مولوی صاحب نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ یہ ایک اخبار لائے ہیں جس کا ایک مضمون حضور کے سننے کے قابل ہے۔ حضرت صاحب کے اشارہ پر میں نے وہ مضمون سنانا شروع کردیا۔ حضور بڑی توجہ سے سنتے رہے۔ غالباً دو تین صفحات کا وہ مضمون تھا۔ جب مضمون ختم ہوچکا تو حضور نے مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ مولوی صاحب! اگر آج سید صاحب زندہ ہوتے تو میں اُن سے پوچھتا کہ جن دنوں مسٹر محمود ولایت میں تعلیم بیرسٹری پا رہے تھے آپ کے دل سے بارہا یہ دعا نکلی ہوگی کہ وہ ایسی قابلیت کا اہل ہو کہ انگریز بھی اسکی قابلیت کا سکہ مانیں۔ اور ایسے اعلیٰ عہدہ پر فائز ہو جسکے ماتحت انگریز ہوں لیکن یہ کبھی آپ کی آرزو دعاؤں کے وقت نہیں ہوگی کہ وہ خدا اور اسکے رسول کا فرمانبردار اور احکام شریعت کا دل سے پابند اور اسلام کا سچا خادم اور نمونہ ہو۔ پس جو کچھ آپ نے مانگا وہ مل گیا۔ اور خدا سے جس چیز کے مانگنے میں بے پرواہی کی جائے وہ نہیں ملتی۔

(1096) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ قادیان میں آریوں نے ایک اخبار نکالا تھا اور اس میں سلسلہ کے خلاف سخت کلامی اختیار کی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ”قادیان کے آریہ اور ہم“ ایک کتاب لکھی۔ اور حضور نے فرمایا تھا کہ خدا ایسا نہیں کرسکتا کہ یہ ہمارے ہمسائے میں رہ کر بدزبانی کریں اور بچ جائیں۔ پھر آریوں میں طاعون ہوئی۔ جس کو طاعون ہوتی، میں اور شیخ یعقوب علی صاحب اُسے دیکھنے جاتے اور سب آریہ کارکن اخبار مذکور کے جو تھے مر گئے۔ صرف مالک اخبار بچ رہا۔ پھر اُسے بھی طاعون ہوئی۔ میں اور شیخ صاحب اسے دیکھنے جاتے۔ پھر اسے پلنگ سے نیچے اتار لیا گیا جیسا کہ ہندو مرتے وقت کرتے ہیں مگر وہ پھر ذرا اچھا ہوگیا اور اسے دوبارہ پلنگ پر لٹا دیا گیا اور وہ باتیں کرنے لگ گیا۔ بعض آریہ جو ہمیں جانتے تھے ہم سے کہنے لگے کہ تمہاری یہ مراد پوری نہیں ہوگی کہ یہ مرے۔ جب میں اور شیخ صاحب اسکے گھر سے واپس آئے تو ہمارے آنے سے پہلے کسی نے حضرت صاحب کی خدمت میں شکایت کردی کہ یہ دونوں اس طرح آریوں کو مرنے دیکھنے جاتے ہیں۔ حضور بالائی نشست گاہ میں تشریف فرما تھے اور ہمیں وہیں بلوایا۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہوگیا تھا کہ کسی نے ہماری شکایت کردی ہے۔ شیخ صاحب نے مجھے بھیجا۔ جب میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ آپ کیوں وہاں جاتے ہیں؟ اور اسی وقت حضور نے فرمایا کہ مجھے ابھی الہام ہوا ہے جس کے معنے یہ تھے کہ مرا ے خائن! اس الہام پر حضور نے فرمایا کہ اب جا کر دیکھو۔ میں اور شیخ صاحب اسی وقت گئے تو چیخ و پکار ہو رہی تھی اور وہ مرچکا تھا۔ ہم وہاں بیٹھے اور پھر چلے آئے۔ رات کو مفتی فضل الرحمن صاحب کی بیٹھک میں اسکے مرنے پر ہم نے ایک قسم کی خوشی کی۔ حضرت صاحب پر یہ بھی کسی نے ظاہر کردیا۔ صبح کو جب آپ سیر کیلئے تشریف لے گئے تو ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ میرا ایک آدمی مرگیا ہے اور تم خوشی کرتے ہو (مطلب یہ تھا کہ میں تو اسکے اسلام لانے کا خواہاں تھا) اور فرمایا مجھے خوف ہے کہ ہم میں ایسا واقعہ نہ ہوجائے۔ ہمیں اس پر بہت شرمندگی ہوئی۔ راستہ میں لاہور سے تار آیا کہ الٰہی بخش اکونٹنٹ پلیگ سے مرگیا جس نے حضور کے خلاف ایک کتاب میں اپنے آپ کو موسیٰ اور حضرت صاحب کو فرعون اپنے الہام کی رو سے لکھا تھا۔ میں اس تار کو سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔ حضرت صاحب میری طرف ذرا دیکھنے لگے تو میں نے عرض کی کہ حضور مجھے ہنسی اس لئے آگئی کہ یہ اپنے آپ کو موسیٰ کہتا تھا اور موسیٰ صاحب پہلے ہی پلیگ سے چل دیئے۔ آپ نے فرمایا! اس کی کتاب میں سے تمام وہ الہامات جو اسکو ہمارے خلاف ہوئے ہیں مجھے نکال کردو۔ چنانچہ میں نے وہ نوٹ کرکے دے دیئے۔

(1097) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الٰہی بخش اکونٹنٹ کی کتاب سے الہامات نکال کردیئے تو اس دوران میں ایک طالب علم محمد حیات کو پلیگ ہوگیا۔ اس کو فوراً باغ میں بھیج کر علیحدہ کردیا گیا۔ اور حضور نے مولوی نورالدین صاحب کو بھیجا کہ اس کو جا کر دیکھو۔ اس کے چھ گلٹیاں نکلی ہوئی تھیں اور بخار بہت سخت تھا۔ اور پیشاب کے راستہ خون آتا تھا۔ حضرت مولوی صاحب نے ظاہر کیا کہ رات رات میں اسکا مرجانا اغلب ہے۔ اسکے بعد ہم چند احباب حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ محمد حیات کی تکلیف اور مولوی صاحب کی رائے کا اظہار کرکے دعا کیلئے عرض کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں دعا کرتا ہوں اور ہم سب روتے تھے۔ میں نے روتے روتے عرض کی کہ حضور دعا کا وقت نہیں رہا سفارش فرمائیں۔ میری طرف مڑ کر دیکھ کر فرمایا بہت اچھا۔ مسجد کی چھت پر میں، منشی اروڑا صاحب اور محمد خاں صاحب سوتے تھے۔ دو بجے رات کے حضرت صاحب اوپر تشریف لائے اور فرمایا کہ حیات خاں کا کیا حال ہے؟ ہم میں سے کسی نے کہا کہ شاید مرگیا ہو۔ فرمایا کہ جا کر دیکھو۔ اسی وقت ہم تینوں یا اور کوئی بھی ساتھ تھا باغ میں گئے تو حیات خاں قرآن شریف پڑھتا اور ٹہلتا پھرتا تھا۔ اور اُس نے کہا میرے پاس آجاؤ۔ میرے گلٹی اور بخار نہیں رہا۔ میں اچھا ہوں۔ چنانچہ ہم اسکے پاس گئے تو کوئی شکایت اسکو باقی نہ تھی۔ ہم نے عرض کی کہ حضور اسکو تو بالکل آرام ہے۔ غالباً صبح کو آگیا۔ چونکہ اسکے باپ کو بھی تار دیا گیا تھا۔ اور ہم تینوں یہ عظیم الشان معجزہ دیکھ کر اجازت لے کر قادیان سے روانہ ہوگئے۔ نہر پر اس کا باپ ملا جو یکہ دوڑائے آرہا تھا۔ اس نے ہمیں دیکھ کر پوچھا کہ حیات کا کیا حال ہے؟ ہم نے یہ سارا واقعہ سنایا۔ وہ یہ سن کر گر پڑا۔ دیر میں اُسے ہوش آیا۔ اور پھر وہ وضو کرکے نوافل پڑھنے لگ گیا اور ہم چلے آئے۔

(1098) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ کلکتہ کا ایک برہمن مجسٹریٹ خدا تعالیٰ کی ہستی کا قائل نہ تھا۔ وہ قادیان آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ میں خدا کا قائل نہیں ہوں اور سنی سنائی باتوں پر یقین نہیں رکھتا۔ کیا آپ خدا مجھے دکھا دیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر کچھ عرصہ آپ ہمارے پاس ٹھہریں گے تو ہم آپ کو دکھا دیں گے اور یہ دریافت فرمایا کہ آپ کچھ عرصہ ٹھہر سکتے ہیں؟ اس نے کہا کہ میں چھ ماہ کی رخصت پر ہوں۔ اور میں یہ سارا عرصہ ٹھہر سکتا ہوں بشرطیکہ آپ خدا مجھے دکھا دیں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ لندن گئے ہیں۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا لندن کوئی شہر ہے۔ اس نے کہا ہاں ہے۔ سب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ لاہور تشریف لے گئے ہیں اس نے کہا کہ میں لاہور بھی نہیں گیا۔ فرمایا قادیان آپ کبھی پہلے بھی تشریف لائے تھے۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا! آپ کو کس طرح معلوم ہوا کہ قادیان کوئی جگہ ہے اور وہاں پر کوئی ایسا شخص ہے جو تسلی کرسکتا ہے۔ اس نے کہا سنا تھا۔ آپ نے ہنس کر فرمایا۔ آپ کا تو سارا دارومدار سماعت پر ہی ہے اور اُس پر پورا یقین رکھتے ہیں۔ پھر آپ نے ہستی باری تعالیٰ پر تقریر فرمائی اور سامعین پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ ایک کیفیت طاری ہوگئی۔ اور اس شخص کی دماغی حالت کی یہ کیفیت تھی کہ وہ اقلیدس کی شکلوں کا ذکر کرنے لگا۔ اور حضرت مولوی صاحب نے اسے دوا منگوا کردی۔ جب اسکی حالت درست ہوئی تو وہ حضرت صاحب کے پیروں کو ہاتھ لگا کر مسجد سے نیچے اُتر آیا اور حضرت مولوی صاحب اسکے ساتھ ہی اتر آئے۔ اس نے یکہ منگوایا اور سوار ہوگیا۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپ ایسی جلدی کیوں کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں مسلمان ہونے کی تیاری نہیں کرکے آیا تھا اور مجھے پورا یقین ہے کہ اگر رات کو میں یہاں رہا تو صبح ہی مجھے مسلمان ہونا پڑے گا۔ مجھے خدا پر ایسا یقین آگیا ہے کہ گویا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے میرے بیوی اور بچے ہیں اُن سے مشورہ کرلوں۔ اگر وہ متفق ہوئے تو پھر آؤں گا۔ اسکے بعد وہ چلا گیا۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

یہ چیز اچھی طرح ذہنوں میں ڈالیں کہ دعا کے بغیر کام میں برکت نہیں پڑ سکتی

ایک عام مسلمان کو سو فیصد نماز پڑھنے والا ہونا چاہئے کجا یہ کہ عاملہ کے ممبران کہہ دیں کہ جی ہم نے اتنے پرسنٹ پڑھی

نومبائعین جو پہلے مسلمان نہیں تھے انہیں سورۃ الفاتحہ عربی اور اس کا ترجمہ سکھانا چاہیے اور انہیں نماز پڑھنی بھی سکھانی چاہئے

ایسے لوگ تلاش کریں جو واقعی دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے ہوں، صرف باتیں کرنے والے نہ ہوں

اپنی ایکٹی وِٹیز کو تازہ رکھیں جو خدام الاحمدیہ میں کرتے آئے ہیں، ان کو انصار اللہ میں بھی جاری رکھیں، انکی ٹیمیں بنائیں ان سے کھلوائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ کینیڈا کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح وہدایات

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6/نومبر 2021ء کو نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ کینیڈا کے ساتھ آن لائن ملاقات فرمائی۔ حضور انور اس ملاقات کیلئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں رونق افروز ہوئے جبکہ ممبران مجلس عاملہ نے ایوان طاہر، پیس وِلیج کینیڈا سے آن لائن شرکت کی۔

اس ملاقات کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا، جس کے بعد حضور انور نے جملہ حاضرین سے گفتگو فرمائی، انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور ان کے شعبہ جات کے حوالہ سے ان کی راہنمائی فرمائی۔

حضور انور نے ممبران مجلس عاملہ کو اس طرف توجہ دلائی کہ قبل اس کے کہ وہ دوسروں سے توقع کریں انہیں اپنے مثالی نمونے کے ذریعہ مجلس (انصار اللہ) کے جملہ پروگراموں میں شمولیت اختیار کرنی چاہیے، حضور انور نے فرمایا کہ اگر ہر سطح پر ممبران مجلس عاملہ ان پروگرامز میں شمولیت اختیار کریں تو شاملین کی تعداد میں اچھا خاصا اضافہ ہو سکتا ہے اور دیگر ممبران بھی نتیجۃً زیادہ فعال ہو جائیں گے۔

ہر سطح کے ممبران مجلس عاملہ کو پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرنے کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ دعا کے بغیر تو کام میں برکت نہیں پڑ سکتی۔ اگر ان کا خیال ہے کہ ان کی اپنی لیاقت کی وجہ سے، ان کے اپنے علم کی وجہ سے، ان کی اپنی محنت کی وجہ سے کام میں کوئی برکت پڑ جائے گی تو وہ نہیں پڑ سکتی جب تک دعا ساتھ نہ ہو۔ اس لیے یہ چیزیں اچھی طرح ذہنوں میں ڈالیں۔ (قائد صاحب تربیت نے عرض کیا کہ) جی حضور ہم منتظمین کے ساتھ بھی اور ریجنل ناظم کے ساتھ بھی ریگولر میٹنگز کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میٹنگز کا کوئی فائدہ نہیں جب تک نتیجہ سامنے نہیں آتا۔ سو فیصد نماز۔ نماز تو سو فیصد ہونی چاہیے۔ ایک عام مسلمان آدمی کو سو فیصد نماز پڑھنے والا ہونا چاہیے کجا یہ کہ عاملہ کے ممبران کہہ دیں کہ جی ہم نے اتنے پرسنٹ (فیصد) پڑھی تو وہ بڑا اچھا رزلٹ ہو گیا۔ یہ تو اچھا رزلٹ نہیں ہے۔ جب آپ لوگ ایک دفعہ یہاں آئے تھے تو یہاں یو کے کا اجتماع ہو رہا تھا۔ اس وقت میں نے اس اجتماع پر جو میرا آخری خطاب تھا، میرا خیال ہے اس وقت بھی آپ لوگوں کو یہ توجہ دلائی تھی کہ نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ یاد ہے؟ قائد صاحب تربیت نے عرض کی کہ جی حضور 2015ء میں۔ حضور انور نے فرمایا: اس تقریر کو دوبارہ سن لیں۔

قائد تربیت نومبائعین سے گفتگو فرماتے ہوئے جو نومبائعین کی اخلاقی تربیت کے ذمہ دار ہیں، حضور انور نے فرمایا کہ ایسے نومبائعین جو پہلے مسلمان نہیں تھے انہیں سورۃ الفاتحہ عربی اور اس کا ترجمہ سکھانا چاہیے اور انہیں نماز پڑھنی بھی سکھانی چاہیے۔

قائد تبلیغ سے گفتگو فرماتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ان کے ٹارگٹس بہت بلند ہونے چاہئیں، صرف تب ہی وہ اپنے مقاصد کو پورا کر سکتے ہیں۔

ایک ممبر مجلس انصار اللہ نے سوال کیا کہ بعض دوستوں کو جب کوئی ذمہ داری دینے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ آگے سے معذرت کر لیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ ذمہ داری دینے کی کوشش کرتے ہیں وہ معذرت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب یہی تو آپ کے لیے چیلنج ہے کہ کس کی کوشش کامیاب ہوتی ہے۔ بات یہ ہے کہ پہلے دیکھا کریں کہ انسان کوئی ذمہ داری اٹھانے والا ہے بھی کہ نہیں۔ قحط الرجال تو کوئی نہیں پڑا ہوا۔ وہاں لوگوں کی کمی تو کوئی نہیں ہے۔ کینیڈا میں لوگ تلاش کریں۔ بعض لوگ، آپ سمجھتے ہیں کہ باتیں کرنے والے بڑے ہیں تو ان کو ذمہ داری دو۔ بعض لوگ ہوتے ہیں صرف باتیں کرنے والے۔ دوسروں کے کام پہ تنقید کرنے والے اور مشورے دینے والے کہ اس کو اس طرح ہونا چاہیے اور اس کو اس طرح ہونا چاہیے۔ جب آپ ان کو کہیں کہ اچھا آؤ بھئی سامنے آؤ، تم کام کرو۔ تو کہتے ہیں نہیں نہیں نہیں میرے پاس وقت نہیں ہے۔ ان لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ صرف انہوں نے باتیں کرنی ہیں۔ اس لیے آپ لوگوں کو پریشان ہونے کی ضرورت کوئی نہیں۔ ہاں نئے نئے لوگ تلاش کریں، نئے آنے والے تلاش کریں۔ اب یہاں بھی میں نے دیکھا ہے بعض انصار آپ نے صف دوم کیلئے ہوئے ہیں۔ اگر بڑی عمر کے نہیں آتے تو صف دوم کے انصار کو کہیں کہ وہ آگے آئیں، ان سے کام لیں۔ آپ کی سیکنڈ لائن بھی تیار ہو جائے گی اور ان کی ٹریننگ بھی ہو جائے گی۔ اسی طرح آپ نے جو ایڈیشنل لگائے ہوئے ہیں ان کے ساتھ بہت سارے نائبین بھی لگائے جا سکتے ہیں۔ تو اس طرح بھی تربیت ہو جائے گی۔ تو آئندہ آپ کو کام کرنے والے لوگ مل جائیں گے۔ تو زبردستی تو آپ کسی سے کام نہیں لے سکتے۔ اور معیار کیا ہے آپ کا، کیوں آپ ان کو زبردستی دینے کی کوشش کرتے ہیں؟ جس کی خواہش ہی نہیں کہ دینی خدمت کرے اس سے زبردستی آپ خدمت نہیں لے سکتے اس لیے ایسے لوگ تلاش کریں جو واقعی دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے ہوں، صرف باتیں کرنے والے نہ ہوں۔ آپ لوگ باتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں، باتوں سے متاثر نہ ہوا کریں لوگوں کا، ہر شخص کا پہلے اچھی طرح گہرائی میں جا کے غور سے مطالعہ کیا کریں اور پھر دیکھیں کہ ہاں اس سے کس قسم کا کام لیا جا سکتا ہے اور پھر کام لینے کی کوشش کریں۔

قائد صاحب صحت جسمانی نے سوال کیا کہ تھوڑا سا ایک چیلنج ہے کہ جو خدام الاحمدیہ سے صف دوم میں نئے انصار آتے ہیں ان کی طرف سے کافی push ہوتی ہے کہ ہمیں سپورٹس ٹیم میں جیسے کہ خدام الاحمدیہ میں وہ کھیلتے آ رہے ہیں ان کیلئے اس طرح کی کوئی سہولت مہیا کی جائے۔ اس سلسلہ میں حضور آپ کی کوئی رائے ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ انتظام ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ سوال یہ ہے کہ جب وہ آتے ہیں اور کھیلنا چاہتے ہیں اور ان کی خواہش ہے تو انصار اللہ کا کام ہے ان کو گراؤنڈ مہیا کریں جس طرح خدام الاحمدیہ کرتی ہے انتظام۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی تو فرمایا تھا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی۔ ایک شخص جب تک خادم ہوتا ہے بڑا اچھا ایکٹو ہوتا ہے، کام کر رہا ہوتا ہے اور جونہی وہ چالیس سال کا ہوتا ہے، انصار اللہ میں داخل ہوتا ہے تو اس میں سستی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اس لیے اگر وہ چاہے بھی کہ میرے میں سستی پیدا نہ ہو تو انصار اللہ کے جو بڈھے بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس کو سست کرنے میں بڑا کردار ادا کرنے لگ جاتے ہیں۔ اب 48 کی کوئی عمر تو نہیں ہے کہ آپ کہہ دیں میرا کھیلنے کو دل نہیں چاہتا۔ لوگ پچپن پچپن، ساٹھ ساٹھ سال تک کچھ نہ کچھ کھیلتے رہتے ہیں کوئی نہ کوئی گیم، soccer (فٹ بال) نہ کھیلیں تو بیڈمنٹن کھیل لیں۔ وہ نہیں تو سائیکلنگ کر لیں۔ واک کر لیں، جاگنگ کریں۔ صفِ دوم اس لیے بنائی گئی تھی۔ ان کی ٹیمیں بنائیں، ان کے فٹ بال کی ٹیمیں بنائیں ان کی دوسری کھیلوں کی ٹیمیں بنائیں، ان سے کھلوائیں، ان کے لیے ایکٹویٹیز کا سامان مہیا کریں۔ تو یہ تو صدر صاحب صفِ دوم کا بھی کام ہے ناں، مولانا صاحب آپ بھی اپنی ہمت کریں اور مہیا کریں ان کو۔ ان کیلئے سہولتیں مہیا کرنا یہ آپ لوگوں کا کام ہے تاکہ وہ کھیلیں کیونکہ سست بناتے ہیں آپ لوگ۔ تو ابھی تو آپ لوگ جوان ہیں اتنی جلدی آپ لوگوں نے یہ سوچ لیا کہ ہم چالیس سال کے ہو گئے ہیں، ہم بوڑھے ہو گئے۔ اس لیے صف دوم بنائی گئی تھی کہ آپ بوڑھے نہیں ہوئے۔ پچپن ساٹھ سال تک تو آپ بوڑھے کوئی نہیں۔ پچپن سال کے بعد سوچا جائے گا کہ ہاں بوڑھے ہوئے بھی ہیں کہ نہیں۔ تو جوانوں کے جوان بننا ہے تو اس طرح بنیں کہ اپنی ایکٹویٹیز کو تازہ رکھیں جو خدام الاحمدیہ میں کرتے آئے ہیں، ان کو انصار اللہ میں بھی جاری رکھیں۔

قائد صاحب صحت جسمانی نے عرض کی: حضور انشاء اللہ۔ سائیکل سفر ہم کرتے ہیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 23/نومبر 2021)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

لجنہ ممبرز کو زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور ان کے گھر والے بھی روحانیت کی طرف قدم مارنے والے ہوں

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15/ستمبر 2019ء)

طالبِ دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے پیروکاروں سے امید رکھتے ہیں کہ ہر کوئی اسلام کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے والا ہو

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15/ستمبر 2019ء)

طالبِ دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام لے کر اور
آپؑ کی حقیقی اسلامی تعلیمات کو مدنظر رکھتے ہوئے ملک در ملک اس پیغام کو پہنچائیں

خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور تعلق ہمارے ایمان میں ترقی کیلئے نہایت اہمیت کا حامل ہے
ہمیں اپنی تمام تر کوششیں اس نظام خلافت کیلئے وقف کر دینی چاہئیں

ہر خادم کو اپنے پر یہ لازم کر لینا چاہئے کہ
باقاعدہ خطبہ جمعہ کو سنے اور اس میں دی گئی نصائح پر عمل کرے

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش 2022ء کے موقع پر
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی پیغام کا اردو مفہوم

پیارے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے صدر صاحب نے درخواست کی تھی کہ 50ویں سالانہ نیشنل اجتماع کے مبارک موقع پر آپ کو کوئی پیغام تحریر کر کے بھجواؤں۔

اس بابرکت موقع پر میرا پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی پیشگوئی کے عین مطابق اس دور میں حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا تا کہ اسلام کی حقیقی روح کو جو انسان کے بنائے ہوئے قانون، جھوٹے اعتقادات، بدعتوں اور توہموں کی نظر ہو چکی تھی اس کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بنی نوع انسان کے سامنے اسلام کے حقیقی پیغام کو پیش کیا اور ان سب کو جو سچی راہ کے متلاشی تھے صحیح سمت میں ہدایت کی روشنی سے منور کیا۔

آپؑ کی وفات کے بعد خلافت کا بابرکت نظام اسی عظیم مقصد کے لیے قائم ہوا۔ خلافت احمدیہ کے ذریعہ اسلام احمدیت کی تعلیم اپنی پوری قوت کے ساتھ دنیا میں پھیلائی جا رہی ہے اور وہی ہدایت جو حضرت مسیح موعودؑ لے کر آئے آج دنیا کے کناروں تک پہنچ رہی ہے۔ پس آپ کے کندھوں پر بطور ممبران مجلس خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش ایک عظیم ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام لے کر اور آپؑ کی حقیقی اسلامی تعلیمات کو مدنظر رکھتے ہوئے ملک در ملک اس پیغام کو پہنچائیں۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب آپ روحانی و اخلاقی ترقیات کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے والے ہوں گے جیسا کہ قرآن مجید اور حضور ﷺ کا نمونہ ہمیں سکھاتا ہے۔

اصلاح نفس احمدیت کو پھیلانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اسلام نے ہر مشکل کا ایک روحانی حل پیش کیا ہے اور اصلاح نفس کے گر بتائے ہیں۔ روزانہ کی نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور اس کے ہر ایک حکم پر عمل کرنا اصلاح نفس کے لیے اور دل میں تغیر پیدا کرنے کے لیے سب سے مفید طریق ہیں۔ بلکہ یہ ہمارے دین کا اہم ترین حصہ ہے جسے ہر احمدی کو احسن رنگ میں ادا کرنا چاہیے۔

مزید یہ کہ خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور تعلق ہمارے ایمان میں ترقی کے لیے انفرادی حیثیت سے بھی اور اجتماعی حیثیت سے بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ پس نہ صرف ہمیں اپنی تمام تر کوششیں اس نظام خلافت کے لیے وقف کر دینی چاہئیں بلکہ اس کے بابرکت سائے تلے ایک ایسی فضا بھی قائم کرنی چاہیے جس میں اتحاد، باہمی تعلقات کا فروغ اور بھائی چارہ نظر آئے۔

ہر خادم کو اپنے پر یہ لازم کر لینا چاہیے کہ باقاعدہ خطبہ جمعہ کو سنے اور اس میں دی گئی نصائح پر عمل کرے کیونکہ یہ خطبات ہماری روحانی ترقی کا سرچشمہ ہیں جو دینی لحاظ سے ہماری روحانی اور اخلاقی نشوونما کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ ہم ایک دوسرے سے مضبوط دوستی کا تعلق قائم کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ پیار و محبت سے رہیں۔ خدا کی عطا کردہ خلافت کے سائے تلے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ محض خدا کی محبت کے حصول اور اس کی رضا کی خاطر ہم انسانیت کی خدمت کریں۔

مجھے امید ہے کہ میرا یہ پیغام آپ کے ایمان میں ترقی کا باعث ہوگا اور اسلام احمدیت کا یہ پیغام نہ صرف آپ کے ملک کے نوجوانوں تک پہنچے گا بلکہ باقی سوسائٹی میں بھی پھیلتا چلا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے تمام پروگرامز اور مصروفیات سے آپ فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اپنی محبت کی آغوش میں رکھے۔ آمین

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 15؍نومبر 2022ء)

۞ خلافت احمدیہ بے شمار نعمتوں کا سرچشمہ ہے

۞ یاد رکھیں کہ اسلام کا مستقبل اور عالمی امن کے قیام کا بہت بڑا انحصار خلافت احمدیہ پر ہے

۞ آپ کو خلیفۃ المسیح کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کی بھرپور جدوجہد اور کوشش کرنی چاہئے اور ہمیشہ مخلص اور وفادار رہنے کی کوشش کرنی چاہئے

۞ آپ اپنے بچوں کو بھی خلافت کی اہمیت سمجھائیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کی آنے والی نسلیں ہمیشہ کیلئے خلافت کی بابرکت راہنمائی سے مستفید ہوں

جلسہ سالانہ مالٹا 2022ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی پیغام کا اردو مفہوم

پیارے احباب جماعت احمدیہ مالٹا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے خوشی ہے کہ آپ مورخہ 30؍اکتوبر 2022ء کو اپنا چوتھا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو نمایاں کامیابی سے ہمکنار کرے اور تمام شرکاء کو بے پناہ روحانی برکتیں حاصل ہوں اور آپ نیکی، طہارت اور تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر جو خاص انعامات ہوئے ہیں ان میں سے ایک جلسہ سالانہ کا قیام ہے۔ یہ ایک منفرد موقع ہے جو ہمیں اس قابل بناتا ہے کہ ہم اپنے روحانی اور اخلاقی معیار کو بہتر بنانے اور اپنے مذہب اسلام کے بارے میں اپنے علم میں اضافہ کرنے والے ہوں۔ جلسہ سالانہ ہمیں نیکیوں میں ترقی کرنے اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا ہر فرد جو جلسہ میں شرکت کرنے کی سعادت پا رہا ہے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، اسے یاد رکھنا چاہیے کہ جلسہ کوئی عام تقریب یا میلہ یا تہوار نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسی تقریب ہے جس کا واحد مقصد ہمیں اس قابل بنانا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔

میں آپ کو خلافت احمدیہ کے الٰہی نظام کی خاص اہمیت کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو بے شمار نعمتوں کا سرچشمہ ہے۔ آپ کو خلیفۃ المسیح کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کی بھرپور جدوجہد اور کوشش کرنی چاہیے اور ہمیشہ مخلص اور وفادار رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آپ اپنے بچوں کو بھی خلافت کی اہمیت سمجھائیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کی آنے والی نسلیں ہمیشہ کیلئے خلافت کی بابرکت راہنمائی، حفاظت، ڈھال، قیادت اور سرپرستی سے مستفید ہوں۔ یاد رکھیں کہ اسلام کا مستقبل اور عالمی امن کے قیام کا بہت بڑا انحصار خلافت احمدیہ پر ہے۔

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہمیشہ نظام جماعت کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔ اگر آپ متحد رہیں گے تو ہی آپ آگے بڑھ سکتے ہیں اور ترقی کر سکتے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ جماعت کے تمام پروگراموں کی مکمل حمایت اور نفاذ کیلئے، نظام جماعت کے ساتھ اطاعت اور تعاون کے جذبے سے، اور کامیابی کے حصول کیلئے ہر ممکن کوشش کرنے کا عہد کریں۔

اس کے علاوہ، یہ بھی ضروری ہے کہ افراد جماعت ہمیشہ احترام اور خیر سگالی کے خوشگوار ماحول میں ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو کریں۔ باہمی محبت اور بھائی چارے کی نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو۔ اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو۔ اور اس کی اطاعت میں واپس آ جاؤ...... ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔“ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 266-268، ایڈیشن 1984ء)

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ کثرت سے دعائیں کریں کیونکہ اللہ کی مدد کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی نصرت حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ آپ اس کی عبادت کے تقاضوں کو پورا کریں اور اپنی پنجوقتہ نمازوں کا خیال رکھیں۔ جلسہ کے دوران بھی فضول یا غیر متعلقہ باتوں میں الجھنے کی بجائے پوری توجہ اللہ کے ذکر پر مرکوز رکھیں۔ آپ مسلسل درود و استغفار کا ورد کرتے رہیں اور دعاؤں میں مشغول رہیں۔ تمام حاضرین کو یاد رکھنا چاہیے کہ آپ کا مقصد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے اور آپ کو لازماً دنیا کے معاملات پر اپنے دین کو مقدم رکھنا ہے۔

آخر میں، میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو نمایاں کامیابی عطا کرے اور آپ کو اپنے ایمان کو مضبوط اور تازہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی، تقویٰ اور طہارت میں بڑھنے، اسلام احمدیت اور انسانیت کی خدمت کیلئے اپنی زندگیوں میں حقیقی تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 15؍نومبر 2022ء)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14؍مئی 2023ء بروز اتوار 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نمازِ جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب (فارنہم، یوکے)

10؍مئی 2023ء کو 80؍سال کی عُمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ ریٹائرڈ سکول ٹیچر تھیں۔ ربوہ میں اپنے حلقہ دارالنصر غربی میں بطور جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، صدقہ وخیرات کرنے والی، بہت ہمدرد اور ملنسار ایک نیک بزرگ خاتون تھیں۔ خلافت سے گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ کو قرآن کریم کے لفظی ترجمہ پر عبور حاصل تھا اور پاکستان اور یوکے میں بچوں کو قرآن کا لفظی ترجمہ اور تفسیر پڑھاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں بزرگ والد کے علاوہ ایک بیٹی شامل ہے۔

(2) مکرم مبارک احمد صاحب (کوونٹری، یو.کے)

7؍مئی 2023ء کو 58؍سال کی عُمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم محمد ابراہیم صاحب (چکی والے دارالرحمت وسطی ربوہ) کے سب سے چھوٹے بیٹے اور مکرم راجہ فاضل احمد صاحب (سابق پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ) کے داماد تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک، دیندار اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ اور ضعیف والدہ کے علاوہ دو بیٹے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ سکینہ نورین صاحبہ
اہلیہ مکرم جمیل احمد صاحب (شیخوپورہ شہر)

6؍مارچ 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نماز اور روزہ کی پابند، غریبوں کا خیال رکھنے والی، چندوں میں باقاعدہ ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنی مجلس میں سیکرٹری نمائش اور سیکرٹری تربیت کے طور پر خدمت بجالاتی رہیں۔ اپنے ساتھ کام کرنے والیوں کی حوصلہ افزائی کیا کرتی تھیں۔ لجنہ اور ناصرات کے اجلاسات اپنے گھر رکھوانے کی کوشش کرتیں اور پھر بڑے شوق سے ان کی مہمان نوازی کرتیں۔ محلّہ میں کثیر تعداد میں بچّوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرم ناصر احمد ناصر صاحب (مربی سلسلہ مالی) کے ساتھ بیاہی ہوئی ہیں۔

(2) مکرمہ کلثوم کشور صاحبہ
اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب مرحوم (پشاور)

7؍مارچ 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت ملک کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر شمس الحق صاحب شہید (آف فیصل آباد) کی بڑی بہن تھیں۔ مرحومہ عبادت گزار، تہجد گزار، ملنسار، خدمت کے جذبہ سے سرشار اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(3) مکرم محمد نواز سیال صاحب (امریکہ)

22؍مارچ 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو پاکستان میں قائد مجلس واہ کینٹ، قائد علاقہ راولپنڈی، جنرل سیکرٹری جماعت کوئٹہ، ناظم انصاراللہ کوئٹہ، نائب ناظم علاقہ راولپنڈی، سیکرٹری تعلیم القرآن اسلام آباد اور سیکرٹری مال کے طور پر جماعتی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ پنجگانہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، صلح جو، خوش اخلاق، حلیم طبع، مہمان نواز، لوگوں کی خوشی غمی میں شرکت کرنے والے ایک نیک فطرت انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہے۔

(4) مکرم احمد خان مجوکہ صاحب
ابن مکرم ملک شہادت مجوکہ صاحب (جرمنی)

25؍اپریل 2023ء کو 59 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، جماعتی پروگراموں میں ذوق وشوق سے شامل ہونے والے بہت خوش اخلاق، ملنسار اور نیک انسان تھے۔ پاکستان میں بطور قائد ضلع میانوالی اور جرمنی آنے پر اپنی لوکل جماعت کے سیکرٹری مال، سیکرٹری وقف جدید اور صدر حلقہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔

(5) مکرم ریاض احمد زاہد صاحب
ابن مکرم صوفی عنایت اللہ خان صاحب مرحوم
(چک سکندر ضلع گجرات، حال امریکہ)

26؍دسمبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ نے اپنی مجلس کے قائد اور زعیم انصاراللہ کے علاوہ لوکل جماعت کے نائب صدر اور سیکرٹری سمعی وبصری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1988ء میں آپ پاکستان سے امریکہ منتقل ہوگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ شامل ہیں۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

(6) مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد فاروق صاحب
(سابق مبلغ، کروناگاپلی کیرالہ، انڈیا)

23؍مارچ 2023ء کو 69 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کے والد کروناگاپلی کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نظام جماعت اور خلافت سے مخلصانہ تعلق رکھنے والی ایک دعاگو اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی اور میاں کے ساتھ مختلف جگہوں پر بڑی ثابت قدمی کے ساتھ خدمت بجالاتی رہیں۔ اکثر جگہوں پر لجنہ اور جماعت کے مختلف عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ خواتین کو تبلیغ کرنے میں آپ ایک خاص ملکہ رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(7) مکرم سومارو ہارونہ (Souhmahorou Harouna) صاحب (معلم سلسلہ آئیوری کوسٹ)

24؍فروری 2023ء کو مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے 2005ء میں احمدیت قبول کی۔ اپنے خاندان میں واحد احمدی تھے۔ قبول احمدیت کے بعد کچھ عرصہ آجامے مشن ہاؤس میں رہ کر معلم کورس کیا اور پھر اومے شہر میں آپ کی تقرری ہوئی۔ 2007ء میں آپ کو جامعہ گھانا میں باقاعدہ معلم کورس کیلئے بھجوایا گیا۔ جہاں سے 2010ء میں تعلیم مکمل کر کے آئیوری کوسٹ واپس آئے تو ان کی پہلی تقرری ریجن بسم کی جماعت سامو میں ہوئی۔ کچھ عرصہ جتو کرو میں بھی بطور معلم سلسلہ خدمات انجام دیں۔ بہت اچھے مبلغ، پرجوش داعی الی اللہ، خلافت کے فدائی، بہت اطاعت گزار، ملنسار اور باوفا انسان تھے۔ تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ لوکل زبان پر کافی دسترس حاصل تھی اس لیے اس زبان میں بہت عمدہ تبلیغ کرتے تھے۔ ریڈیو پر خاص انداز بیان کی وجہ سے بہت مقبول تھے۔ ریڈیو اباسو کے ذریعہ قرب وجوار کے بہت سے لوگوں نے ان کی تبلیغ سے احمدیت قبول کی۔ آپ کی ریڈیو تبلیغ کے ذریعہ جیل کے 98 قیدیوں کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ آپ وقتاً فوقتاً قیدیوں سے ملاقات کیلئے بھی جاتے تھے اور عیدین کے موقع پر حضور کی طرف سے آنے والے تحائف ان کو پہنچاتے تھے جس سے وہ بہت خوشی کا اظہار کرتے۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتے تھے اور ایم ٹی اے کے دیگر پروگرام بھی بڑی دلچسپی سے دیکھتے تھے۔ آپ کو جماعتی کتب کے مطالعہ کا بھی بڑا شوق تھا۔ اپنی علمی پیاس بجھانے کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب بزبان انگلش، عربی اور فرانسیسی کا مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ نیز تبلیغ میں استعمال ہونے والے حوالہ جات کی روزانہ کی بنیاد پر دہرائی کرتے تھے۔ ریجن بسم میں موجود نصرت جہاں کے اسکولوں کا کام بھی احسن طریقہ سے سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم کی اہلیہ 2017ء میں بیماری کے باعث وفات پاگئی تھیں۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

HOTEL

HOTEL FIRDOUS

SALANDI BY PASS (BHADRAK)
Nearest to Bus Stand & Railway Station
A/C & Non A/C Rooms, Marriage & Confrence Hall, Laundry Facility
Landline : 06784-240620 Mobile : 9078517843, 7852974737

طالب دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant

!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!

Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path,
Bhagalpur - 812002 (Bihar)

طالب دعا : خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

SK.KHALID AHMED | HM | Mob.9861288807

M/S. H.M. GLASS HOUSE

Deals in : Glass, Fibres, Glas Channel & all type of feetings
CHHAPULIA BY-PASS, BHADRAK ODISHA- 756100

طالب دعا : شیخ خالد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو آج مسیح موعودؑ کو قبول کر رہے ہیں اور مخالفتوں کا سامنا کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے بن رہے ہیں

تبھی ہم حقِ بیعت ادا کر سکتے ہیں، جب ہم اپنے اور غیر میں ایک واضح فرق پیدا کر کے دکھائیں اور محبت الٰہی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی مثالیں قائم کریں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 23؍دسمبر 2022 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال کون سے لوگ آج خوش قسمت ہیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو آج مسیح موعودؑ کو قبول کر رہے ہیں اور مخالفتوں کا سامنا کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے بن رہے ہیں۔

سوال جماعت کو قائم کرنے کا کیا مقصد ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جماعت کو قائم کرنے کا مقصد اصل توحید کو قائم کرنا اور محبت الٰہی پیدا کرنا ہے

سوال ہم جماعتی ترقیات کو کب دیکھ سکتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: توحید کے اقرار میں بھی خاص رنگ ہو، تبتل الی اللہ ایک خاص رنگ کا ہو، ذکرِ الٰہی میں خاص رنگ ہو، حقوقِ اخوان یعنی اپنے بھائیوں کے حق ادا کرنے میں ایک خاص رنگ ہو۔ پس یہ ہیں ہمارے مقصد جن کو حاصل کرنے کیلئے ہمیں کوشش کرنی چاہیے اور تبھی جماعتی ترقیات بھی ہم دیکھیں گے۔

سوال توحید کے قیام کے ساتھ اور کیا کیا ضروری ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: توحید کے قیام کے ساتھ، اللہ تعالیٰ سے محبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حبیب کے ساتھ عشق کا تعلق بھی ضروری ہے۔

سوال ہم بیعت کا حق کب ادا کر سکتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہمارا فرض ہے اور تبھی ہم حقِ بیعت ادا کر سکتے ہیں، جب ہم اپنے اور غیر میں ایک واضح فرق پیدا کر کے دکھائیں اور محبت الٰہی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غیر معمولی مثالیں قائم کریں

سوال جلسے کے دنوں میں کیا دعا کرنی چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جلسے کے ان دنوں میں ہر شامل ہونے والا خاص دعاؤں میں اپنا وقت گزارے اور یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقِ بیعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بعثت کی کیا غرض بیان فرماتے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے اور اس کی آیات ونشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ اگر اُن کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ان کی تعداد اس قدر ہو کہ رُوئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے۔

سوال نظام جماعت کو قائم کرنے کی کیا غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ فرماتے ہیں: یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر اسلام کے قلعہ پر حملہ آور ہو رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسلام کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اِس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اُس کو ہمیشہ کیلئے شکست دینے کیلئے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔

سوال جو شخص محض خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اسکے حضور دعاؤں میں لگا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ اس سے کس طرح کا سلوک کرتا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرماتے ہیں: جو شخص محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے اور اس سے اس امر کی گرہ کشائی کیلئے دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون (وَ الَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) یعنی جو لوگ ہم میں سے ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم اپنی راہیں ان کو دکھا دیتے ہیں) کے موافق خود ہاتھ پکڑ کر راہ دکھا دیتا ہے اور اسے اطمینانِ قلب عطا کرتا ہے اور اگر خود دل ظلمت کدہ اور زبان دعا سے بوجھل ہو اور اعتقاد شرک وبدعت سے ملوث ہو تو وہ دعا ہی کیا ہے اور وہ طلب ہی کیا ہے جس پر نتائجِ حسنہ مترتب نہ ہوں۔

سوال کب انسان کو خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت حاصل ہوتی ہے؟

جواب جب تک انسان پاک دل اور صدق وخلوص سے تمام ناجائز رستوں اور امید کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالیٰ ہی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا اسوقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اُسے ملے لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ ہی کے دروازہ پر گرتا اور اسی سے دعا کرتا ہے تو اسکی یہ حالت جاذبِ نصرت اور رحمت ہوتی ہے۔

سوال شرک وبدعت کے کیا نقصانات ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: خدا تعالیٰ آسمان سے انسان کے دل کے کونوں میں جھانکتا ہے اور اگر کسی کونے میں بھی کسی قسم کی ظلمت یا شرک و بدعت کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اُس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اس کے منہ پر اُلٹا مارتا ہے۔

سوال خدا تعالیٰ اپنے بندے کو کب اپنی سایۂ رحمت میں لیتا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خدا تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ اسکا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض اور ظلمت سے پاک صاف ہے تو اسکے واسطے رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اسے اپنے سایہ میں لے کر اسکی پرورش کا خود ذمہ لیتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے نے جماعت احمدیہ کو قائم کرنے کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جماعت کو قائم کرنے کا مقصد اصل توحید کو قائم کرنا اور محبت الٰہی پیدا کرنا ہے۔

سوال خدا کے ساتھ محبت کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا کے ساتھ محبت کرنے سے مراد یہ ہے کہ اپنے والدین، جورو، اپنی اولاد، اپنے نفس، غرض ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی رضاء کو مقدم کر لیا جاوے۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے۔ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَذِکۡرِکُمۡ اٰبَآءَکُمۡ اَوۡ اَشَدَّ ذِکۡرًا (البقرۃ: 201) یعنی اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو کہ جیسا تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو۔ اب یہاں یہ امر بھی غور طلب ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ تعلیم نہیں دی کہ تم خدا کو باپ کہا کرو بلکہ اس لئے یہ سکھایا ہے کہ نصاریٰ کی طرح دھوکہ نہ لگے اور خدا کو باپ کر کے پکارا نہ جائے اور اگر کوئی کہے کہ پھر باپ سے کم درجہ کی محبت ہوئی تو اس اعتراض کے رفع کرنے کیلئے اَوۡ اَشَدَّ ذِکۡرًا رکھ دیا۔ اگر اَوۡ اَشَدَّ ذِکۡرًا نہ ہوتا تو یہ اعتراض ہو سکتا تھا۔ مگر اب اس نے اس کو حل کر دیا۔

سوال قرآن مجید کو کس طرح پڑھنا چاہئے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر احسان کیا ہے جو ان کی تعلیموں کو جو قصہ کے رنگ میں تھیں علمی رنگ دیدیا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کوئی شخص ان قصوں اور کہانیوں سے نجات نہیں پا سکتا جبتک وہ قرآن شریف کو نہ پڑھے کیونکہ قرآن شریف ہی کی یہ شان ہے کہ وہ اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ وَّ مَا هُوَ بِالۡهَزۡلِ (الطارق:14-15) یعنی یقیناً وہ ایک فیصلہ کن کلام ہے اور ہرگز کوئی بیہودہ کلام نہیں ہے۔

......☆......☆......☆......

آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس بستی کے رہنے والے ہیں جس کے گلی کوچوں نے مسیحا کے قدم چومے

قادیان میں رہنے والے احمدیوں کا حق یہی ہے کہ

صرف دنیا کو اپنا مقصود نہ بنائیں بلکہ خدا سے تعلق بھی ایسا قائم ہو جو ہر دیکھنے والے کو نظر آئے

اور وہ تب نظر آئے گا جب دعاؤں اور استغفار اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف ہر ایک میں خاص توجہ پیدا ہوگی

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 16؍دسمبر 2005 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال قادیان دارالامان میں رہنے والوں کی کیا خوش قسمتی ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس بستی کے رہنے والے ہیں جس کے گلی کوچوں نے مسیحا کے قدم چومے۔ آپ میں سے ایک بڑی تعداد اُن لوگوں کی ہے یا اُن لوگوں کی نسل میں سے ہے جنہوں نے مسیح پاک کی اس بستی کی حفاظت کیلئے ہر قربانی دینے کا عہد کیا تھا۔ جنہوں نے اپنے اس عہد کو نبھایا اور خوب نبھایا۔

سوال قادیان میں رہنے والے احمدیوں کا کیا حق ہونا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قادیان میں رہنے والے احمدیوں کا حق یہی ہے کہ صرف دنیا کو اپنا مقصود نہ بنائیں بلکہ خدا سے تعلق بھی ایسا قائم ہو جو ہر دیکھنے والے کو نظر آئے۔ اور وہ تب نظر آئے گا جب دعاؤں اور استغفار اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف ہر ایک میں خاص توجہ پیدا ہوگی۔

سوال 16 دسمبر 2005ء کا دن جماعت احمدیہ کیلئے اور حضور انور کیلئے کیوں اہمیت کا حامل تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: 16 دسمبر 2005ء کا دن میرے لئے اور جماعت کیلئے دو لحاظ سے اہم ہے۔ ایک تو میرا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خوبصورت اور روحانیت سے پُر بستی میں خلیفۃ المسیح کی حیثیت سے پہلی دفعہ آنا اور دوسرے جماعت احمدیہ عالمگیر کیلئے یہ ایک عجیب خوشی اور روحانی سرور کا موقع ہے کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ایک اَور نئی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔

سوال حضور انور سے جب پوچھا گیا کہ آپ قادیان جا رہے ہیں آپ کیا محسوس کرتے ہیں تو اس پر حضور انور کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بستی ہے اور ہر احمدی کو اس سے ایک

خاص تعلق ہے، ایک جذباتی لگاؤ ہے اور جوں جوں ہم قادیان کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں ان جذبات کی کیفیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ایک دنیا دار کا جذباتی تعلق تو ایک وقتی جوش اپنے اندر رکھتا ہے لیکن ایک احمدی کو جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روحانیت کے مدارج طے کرنے کے راستے دکھائے ہیں اس کا آپ سے روحانیت کا تعلق ہے۔ اس کے جذبات میں تلاطم یا جذباتی کیفیت وقتی اور عارضی نہیں ہوتی اور نہ ہی وقتی اور عارضی ہونی چاہئے۔ اس بستی میں داخل ہو کر جو روحانی بجلی کی لہر جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوتی ہے سب احمدیوں کو، یہاں آنے والوں اور رہنے والوں کو، اس لہر کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لینا چاہئے اور یہاں کے رہنے والوں کی تو یہ سب سے زیادہ ذمہ داری ہے۔

سوال کون سی دعا مانگنے سے اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائے گا اور ہمیں سیدھے راستے پر رکھے گا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہم سورۃ فاتحہ میں دعا کرتے ہیں کہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کہ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ پس جب ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائے گا۔ ہمیں سیدھے راستے پر رکھے گا، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کی ہمیں توفیق ملے گی۔

سوال مومن جب اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کہتا ہے تو معاً اس کے دل میں کیا گزرتا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مومن جب اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اسکے دل میں یہ گزرتا ہے کہ مَیں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں جب تک اس کا فضل اور کرم نہ ہو۔ اس لئے وہ معاً کہتا ہے کہ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کہ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔

سوال توبہ کسے کہتے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: توبہ کے یہ معنی ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اسکے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔

سوال استغفار کے حقیقی معنی کیا ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غَفر سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مُسۡتَغۡفِر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔

سوال اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کیلئے کس چیز کی ضرورت ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کیلئے، اس کے فضلوں کا وارث بننے کیلئے، دنیا کی محبت ٹھنڈی کر کے دین میں آگے بڑھنے کیلئے، ایمان میں اضافے کیلئے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کیلئے گویا ہر معاملے میں ہمیں اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے۔

سوال ایک احمدی جو اس بستی میں رہتا ہے اسکا کیا فرض بنتا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک احمدی جو اس بستی میں رہتا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ صرف دنیا کو اپنا مقصود نہ بنائیں۔

سوال درویشوں کی نسلیں اور نئے آنے والوں کو کس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: درویشوں کی نسلیں بھی اور نئے آنے والے بھی، سب یہ بات یاد رکھیں۔ خدا سے ایسا تعلق قائم ہو جو ہر دیکھنے والے کو نظر آئے۔ یہاں باہر سے آنے والے احمدیوں کو بھی اور غیروں کو بھی نظر آئے اور یہاں رہنے والے غیروں کو بھی نظر آئے۔ اور وہ تب نظر آئے گا جب ہر ایک میں دعائیں، استغفار اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف خاص توجہ پیدا ہوگی۔

سوال اللہ تعالیٰ کی عبادت کس چیز کے ساتھ مشروط ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کے ساتھ ہی مشروط ہے۔

سوال کون سی باتیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے زمرہ میں آتی ہیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عبادتوں کے ساتھ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا، نظام جماعت کی پیروی کرنا، امانتدارانہ طور پر اپنے کام سرانجام دینا، اپنے فرائض کی ادائیگی کرنا، یہ سب باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے زمرہ میں آتی ہیں۔

سوال اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی مدد طلب کرنے کا کیا بہترین ذریعہ ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے اور اس کی مدد طلب کرنے کا ایک بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتادیا ہے کہ استغفار کرو۔

......☆......☆......☆......

بقیہ سیرت خاتم النّبیینؐ از صفحہ نمبر 7

ناقص اور ان کا طریق غلط تھا۔ پس اس کے نتیجہ میں بیشک نام کو تو آزادی مل گئی مگر غلامی کی روح پر موت نہیں آئی اور ذہنیتیں وہی کی وہی رہیں۔

دوسرا طریق اس سوال پر غور کرنے کا یہ ہے کہ یہ دیکھا جاوے کہ ان طریقوں میں سے کس طریق کے نتیجہ میں آزاد شدہ غلاموں نے زیادہ ترقی کی۔ سو مذکورہ بالا بحث کے بعد اس سوال کا جواب بھی مشکل نہیں رہتا کیونکہ طبعاً وہی رستہ غلاموں کی زیادہ ترقی کا ہونا چاہئے، جس میں انہیں زیادہ حقیقی آزادی حاصل ہو۔ اور وہ وہی تھا جو اسلام نے اختیار کیا۔ مگر عملاً بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اس جہت سے بھی اسلامی طریق زیادہ کامیاب اور زیادہ مفید نظر آتا ہے کیونکہ اسلامی طریق پر آزاد ہونے والے لوگوں میں ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی نظر آتی ہے جو ہر قسم کے میدان میں ترقی کے اعلیٰ ترین مقام پر پہنچے ہیں اور جنہوں نے مختلف شعبوں میں مسلمانوں میں لیڈر ہونے کا مرتبہ حاصل کیا۔ مثلاً جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے۔ صحابہ میں زید بن حارثہ ایک آزاد شدہ غلام تھے مگر انہوں نے اتنی قابلیت پیدا کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قابلیت کی وجہ سے بہت سی اسلامی مہموں میں انہیں امیر العسکر مقرر فرمایا اور بڑے بڑے جلیل القدر صحابی حتّٰی کہ خالد بن ولید جیسے کامیاب جرنیل بھی ان کی ماتحتی میں رکھے۔ پھر سالم بن معقل تھے جو ابو حذیفہ بن عتبہ کے معمولی آزاد کردہ غلام تھے، مگر وہ اپنے علم و فضل میں اتنی ترقی کر گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چار صحابیوں کو قرآن شریف کی تعلیم کیلئے مسلمانوں میں مقرر فرمایا تھا اور اس معاملہ میں گویا انہیں اپنا نائب بننے کے قابل سمجھا تھا، ان میں ایک سالم بھی تھے۔ اسی طرح صحابہ کے بعد نافع مولیٰ ابن عمر اور عکرمہ مولی ابن عباس اور مکحول بن عبداللہ اور عطاء بن ابی رباح اور عبداللہ بن مبارک اور محمد بن سیرین حدیث اور فقہ کے امام مانے جاتے تھے جن کی شاگردی کو بڑے بڑے جلیل القدر لوگ فخر خیال کرتے تھے۔ پھر حسن بصری تصوف میں اور مجاہد بن جبیر علم قرأت میں یکتائے زمانہ تھے اور موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن اسحاق علم تاریخ میں استاذ الکل تھے، جن کے علم کا لوہا دنیا مانتی تھی۔ مگر یہ سب لوگ معمولی غلام سے اس مرتبہ کو پہنچے تھے۔ پھر ہندوستان کا خاندان غلاماں جس کے بعض ممبروں نے سیاست اور ملک داری میں کمال پیدا کیا کسی معرفی کا محتاج نہیں۔ یہ درخشندہ مثالیں جو صرف بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں (ورنہ اسلام کی تاریخ اس قسم کی مثالوں سے بھری پڑی ہے) اسلامی طریق آزادی کا ثمرہ ہیں۔ مگر اسکے مقابلہ میں مغربی مصلحین کی اصلاح کا ثمرہ کیا ہے؟ کیا سارے یورپ و امریکہ اور سارے افریقہ و آسٹریلیا میں کوئی ایک مثال بھی ایسی نظر آتی ہے کہ کبھی کسی آزاد شدہ غلام نے کسی میدان میں ایسی لیڈری اور امامت کا مرتبہ حاصل کیا ہو کہ آزاد کرنے والی قوم بھی اسے اپنا مقتداء تسلیم کرنے لگ جاوے؟ ہمیں اقوام کی تاریخ کے عبور کا دعویٰ نہیں ہے لیکن جہاں تک ہمارا علم ہے ہمیں مسیحی اقوام کے آزاد کردہ غلاموں میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی کہ ان غلاموں میں سے کبھی کسی نے کوئی خاص نمایاں امتیاز پیدا کیا ہو بلکہ یہی نظر آتا ہے کہ آزاد ہونے کے بعد بھی یہ لوگ معمولی درجہ کے انسان رہے ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلامی طریق آزادی یقیناً بہت زیادہ نفع مند اور بہت زیادہ بابرکت تھا۔ اندریں حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے مقابلہ میں موجودہ زمانہ کے کسی مصلح کا نام لینا صداقت کی ہتک کرنا ہے۔ بیشک ہم ان لوگوں کے کام کو بھی قدر کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کی کوششوں کے مداح ہیں۔ مگر ہر شخص کی کوشش کا ایک مرتبہ ہوتا ہے اور حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاحات کا وہ مرتبہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں کسی شخص کی کوشش کا نام نہیں لیا جاسکتا۔ آج سے چودہ سو سال قبل جبکہ دنیا غلامی کو اپنا پیدائشی حق سمجھے ہوئے تھی اور غلاموں کی حالت جانوروں سے بدتر ہو رہی تھی اس وقت آپ کا غلاموں کی حمایت میں آواز اٹھانا اور آئندہ کیلئے غلامی کے ظالمانہ طریقوں کو قطعی طور پر منسوخ کر کے موجود الوقت غلاموں کی حالت کی اصلاح کیلئے نہایت دانشمندانہ عملی تدابیر اختیار کرنا اور پھر ان غلاموں کی آزادی کے متعلق پُرزور سفارشات کرنے کے علاوہ ایک ایسا پُرحکمت انتظام جاری کر دینا کہ جس کے نتیجہ میں یہ غلام اپنی حالت کو بھی بہتر بناتے جائیں اور ساتھ ساتھ لازماً آزاد بھی ہوتے جائیں اور حکومت کا یہ فرض مقرر کرنا کہ وہ غلاموں کی حالت کی اصلاح اور ان کی تدریجی مگر لازمی آزادی کے عمل کی سختی کے ساتھ نگرانی کرے اور پھر اس انتظام کو اس خوبی کے ساتھ چلانا کہ جو غلام آزاد ہوئے اور ان کی تعداد کروڑوں تھی وہ نہ صرف حقیقی معنوں میں آزاد ہوئے بلکہ وہ ملک و قوم کے نہایت مفید شہری بھی بن گئے اور ان میں سے وہ لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے مسلمانوں میں امارت و امامت کا مرتبہ حاصل کیا جن کے سامنے ان کے آزاد کرنے والوں کی گردنیں بھی جھک گئیں۔ یہ وہ کام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور یہ وہ کام ہے جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی پس عامی لوگوں کی طرح یہ اعتراض اٹھانا کہ ابراہام لنکن یا دوسرے مغربی لوگوں کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام غلاموں کو یکلخت کیوں نہیں آزاد کر دیا جذبات انسانی کا ایک محض سطحی ابال ہے جس کے اندر کوئی بھی گہرائی نہیں۔

(سیرت خاتم النّبیینؐ، صفحہ 399 تا 404، مطبوعہ قادیان 2011)

JYOTI SAW MILL
SAWMILL
IDCO, Plot No.2, At-Ampore
P.O Kenduapada Dist - Bhadrak - 756112 (Odisha)
Mobile No. 9861330620 & 7008841940
طالبِ دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

M.F. STEELS & ALUMINIUM
Deals in All types of
Aluminium chennels, Section &
Steels, Pipes, Tubes, ACP, Sheet etc.
Sk. Muneer Ahmed
7008220172 9437147910
ahmedmuneersk@gmail.com
طالبِ دعا : شیخ منیر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11368: مَیں شریف احمد نایک ولد مکرم غلام محمد نایک صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ پیدائش 4/مارچ 1981ء پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد تحصیل دمحال (ہانجی پورہ) ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/جون 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد نایک   العبد: شریف احمد نایک   گواہ: محمد الیاس ریشی

مسل نمبر 11369: مَیں سیدہ خاتون زوجہ مکرم شریف احمد نایک صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش یکم جنوری 1979 پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد تحصیل دمحال (ہانجی پورہ) ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/جون 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ 25 ہزار روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد نایک   الامۃ: سیدہ خاتون   گواہ: محمد الیاس ریشی

مسل نمبر 11370: مَیں ادریس ولد مکرم مشتاق احمد ریشی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 7/اگست 2006 پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد ضلع کولگام تحصیل دمحال (ہانجی پورہ) صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/فروری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد نایک   العبد: ادریس احمد ریشی   گواہ: محمد اسماعیل ڈار

مسل نمبر 11371: مَیں منظر احمد نایک ولد مکرم مشتاق احمد نایک صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 16/ستمبر 2000 پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ محمود آباد صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/جون 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد نایک   العبد: منظر احمد نایک   گواہ: بلال احمد چوپان

مسل نمبر 11372: مَیں شہنازہ بیگم زوجہ مکرم محمد اسماعیل ڈار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 2/فروری 1984ء پیدائشی احمدی، ساکن محمود آباد تحصیل دمحال ہانجی پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/دسمبر 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ 30 ہزار روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد نائک   الامۃ: شہنازہ بیگم   گواہ: بلال احمد چوپان معلم سلسلہ

مسل نمبر 11373: مَیں منیرہ بیگم رائچوری زوجہ مکرم عبد الرحمن صاحب رائچوری، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال پیدائشی احمدی، ساکن شِوشکتی سی۔ایچ۔ایس (F-103) بی وِنگ (شاستری نگر) گورے گاؤں (ویسٹ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک انگوٹھی 5 گرام، دو انگوٹھی 8 گرام (مذکورہ زیورات 20 کیریٹ) کان کے بوندے 5 گرام، ایک بالی 7 گرام، بالی 9 گرام، بالی 18 گرام، ہار 80 گرام، چین 35 گرام، چین 8 گرام، منگل سوتر 10 گرام، (مذکورہ زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: سکے 100 گرام، پائل 120 گرام، چین 2 گرام، حق مہر مبلغ 4000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احمدی وجاہت احمد   الامۃ: منیرہ بیگم رائچوری   گواہ: عبد الرحمن رائچوری

مسل نمبر 11374: مَیں مہندر سنگھ ولد مکرم ملّا رام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ پیدائش 28/جون 1958 تاریخ بیعت 2000ء ساکن گاؤں ملکپور نمبر 1 تحصیل نارنود ضلع حصار صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی مکان 200 گز زمین پر مشتمل۔ میرا گزارہ آمد از بڑھاپا پنشن ماہوار -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رمضان خان   العبد: مہندر خان   گواہ: سرور احمد خان

مسل نمبر 11375: مَیں بملا خاتون زوجہ مکرم مہندر سنگھ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش یکم جنوری 1955 تاریخ بیعت 2000ء، ساکن ملکپور تحصیل نارنود ضلع حصار صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد درج ذیل ہے۔ حق مہر -/2500 روپئے۔ زیور طلائی 5 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از بڑھاپا پنشن ماہوار -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رمضان خان   الامۃ: بملا خاتون   گواہ: سرور احمد خان

مسل نمبر 11376: مَیں کنیز فاطمہ زوجہ مکرم عبد الحفیظ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن 1-1-83/1 مسلم پورہ (نزد مکہ مسجد) ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ 5000 روپئے وصول شد، زیور طلائی: انگوٹھی اور بالیاں وزن 1 تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کلیم احمد سگری   الامۃ: کنیز فاطمہ   گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11377: مَیں بارعہ انور زوجہ مکرم محمد شریف کوثر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 17/مارچ 1995 پیدائشی احمدی، ساکن محلہ اقصیٰ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/مارچ 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چار عدد چوڑیاں 39.50 گرام، ایک ہار 29.90 گرام، تین چین 27.05 گرام، پانچ عدد بالیاں 19.66 گرام، پانچ عدد انگوٹھیاں 19.28 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر مبلغ -/1,01,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد حمید کوثر   الامۃ: بارعہ انور   گواہ: محمد شریف کوثر

مسل نمبر 11378: مَیں ذکیہ خاتون زوجہ مکرم عبد الطیف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہٹرہٹری ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/مارچ 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 15 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غیاث الدین احمد   الامۃ: ذکیہ خاتون   گواہ: رستم احمدی

مسل نمبر 11379: مَیں مبشرہ نعیم زوجہ مکرم نعیم احمد سنادی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش یکم جنوری 1978 پیدائشی احمدی، ساکن انصولی کندواڈا ڈاکخانہ انصولی ضلع سندھودرگ صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالی ایک جوڑی 2 گرام، گلے کا ہار 3 گرام (ہر دو زیورات 22 کیریٹ) حق مہر مبلغ -/12000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نذیر بجلی   الامۃ: مبشرہ نعیم   گواہ: شکور ہریکر

مسل نمبر 11380: مَیں فاطمہ جے بنت مکرم جمال احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 11/اگست 1982 پیدائشی احمدی، ساکن 93/148 یادھوال اسٹریٹ (آدم باکم) چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31/مارچ 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بالیاں 4 گرام، چین 4 گرام (ہر دو زیور 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/25,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم۔ایس۔وسیم احمد   الامۃ: فاطمہ۔جے   گواہ: محمد شہاب الدین

مسل نمبر 11381: مَیں مدیحہ نعیم سنادی بنت مکرم نعیم احمد سنادی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 25/اپریل 2005 پیدائشی احمدی، ساکن انصولی کندواڈا ڈاکخانہ انصولی ضلع سندھودرگ صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/جنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کان کی بالی 1 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار

آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد زاہد الامۃ: مدیحہ نعیم گواہ: دبیر الحق خان

مسل نمبر 11382: مَیں شاہدہ بانو زوجہ مکرم فضل الرحمن احمدی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 21/دسمبر 1999 پیدائشی احمدی، ساکن 1/B2 وِلیج روڈ بالاجی نگر ایکسٹنشن (Phuzhudivakkam) چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: نیکلیس 13.4 گرام، بالی 6.9 گرام، کڑے 9.2 گرام، بالی 3 گرام، چین 27 گرام، چین (بصورت مہر) 23 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم۔ ایس۔ وسیم احمد الامۃ: شاہدہ بانو گواہ: محمد شہاب الدین

مسل نمبر 11384: مَیں شاہجہان خان ولد مکرم تبارک خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوٹ پلہ ڈاکخانہ رگڑی پاڑا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کھیتی زمین 2 ایکڑ بمقام موجاسات کچیا اور باڑو پور (کھاتہ نمبر 74/42 اور 47/21) دو بھائیوں میں مشترکہ۔ میرا گزارہ آمد از پرائیویٹ ملازمت ماہوار -/26,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد فضل عمر العبد: شاہجہان خان گواہ: شیخ صبغت اللہ

مسل نمبر 11385: مَیں آنسہ حسین بنت مکرم تفضّل حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن عبدالحمید نگر (اٹارسی) نرمداپورم صوبہ مدھیہ پردیس، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/اپریل 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: تفضّل حسین الامۃ: آنسہ حسین گواہ: حمد احمد

مسل نمبر 11386: مَیں مریم حسین بنت مکرم تفضّل حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن عبدالحمید نگر (اٹارسی) نرمداپورم صوبہ مدھیہ پردیس، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/اپریل 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: تفضّل حسین الامۃ: مریم حسین گواہ: حمد احمد

مسل نمبر 11387: مَیں نداء النصر بنت مکرم منیر الہدیٰ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 11/مارچ 2004 پیدائشی احمدی، ساکن محلہ دارالانوار جنوبی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/اپریل 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی الامۃ: نداء النصر گواہ: محمد شبیر مبشر

مسل نمبر 11388: مَیں افتخار رحمان ولد مکرم منیر الہدیٰ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 9/نومبر 1998 پیدائشی احمدی، ساکن محلہ دارالانوار جنوبی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/اپریل 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ظہیر احمد بھٹی العبد: افتخار رحمٰن گواہ: محمد شبیر مبشر

مسل نمبر 11389: مَیں سفیر احمد ولد مکرم منیر الہدیٰ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 28/دسمبر 2004 پیدائشی احمدی، ساکن محلہ دارالانوار جنوبی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/اپریل 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ظہیر احمد بھٹی العبد: سفیر احمد گواہ: محمد شبیر مبشر

مسل نمبر 11390: مَیں حسینہ بیگم زوجہ مکرم شرف الدین انصاری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن ترخانہ والی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/اپریل 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی کانٹے 5.740 گرام، ایک ٹیکا 3.100 گرام، ایک نتھ 1.370 گرام، ایک جوڑی ٹاپس 3.110 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر مبلغ 20 ہزار روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شرف الدین انصاری الامۃ: حسینہ بیگم گواہ: مبشر احمد بدر

مسل نمبر 11391: مَیں شوکت منورہ زوجہ مکرم محمد قسیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 14/مارچ 1964 پیدائشی احمدی، ساکن اکرام نگر ڈاکخانہ بینگیر ضلع مونگیر صوبہ بہار، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/اپریل 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کل وزن 41 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی کل وزن 66 گرام، حق مہر مبلغ 10 ہزار روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالحکیم غلام احمد الامۃ: شوکت منورہ گواہ: شیخ مسعود احمد

مسل نمبر 11392: مَیں ٹی مجیدہ بیگم زوجہ مکرم ابوبکر۔ کے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 70 سال پیدائشی احمدی، ساکن امان ڈاکخانہ کڈلائی ضلع کنور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/18000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد رضال۔ ٹی الامۃ: ٹی۔ مجیدہ بیگم گواہ: عتیق تھوٹن

مسل نمبر 11393: مَیں شامنہ وسیم زوجہ مکرم وسیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن تھاہش محل ڈاکخانہ کڈلائی ضلع کنور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/اپریل 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 56 گرام 22 کیریٹ (اس میں سے 32 گرام زیورات بصورت حق مہر ہے) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیقہ۔ پی۔ کے الامۃ: شامنہ وسیم گواہ: وسیم احمد

مسل نمبر 11394: مَیں نفحہ دانش بنت مکرم شمس الدین ٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 30/ستمبر 2004 پیدائشی احمدی، ساکن سایہ، عبدالرحمن نگر ڈاکخانہ کڈلائی ضلع کنور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/فروری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جواریہ گوہر الامۃ: نفحہ دانش گواہ: شمس الدین ٹی

مسل نمبر 11395: مَیں عطیہ النور بنت مکرم چاند پاشا صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 30/دسمبر 2007 پیدائشی احمدی، ساکن 78 شری نرسمہا نیلایا (گوپالا) ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید بی۔ ایم۔ اے۔ افضل الامۃ: عطیہ النور گواہ: طارق احمد ادریس

مسل نمبر 11396: مَیں شیخ اعجاز ولد مکرم شیخ تبارک صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 11/جولائی 1971 پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم مشن 217/13 ANWBTS POLOT شیواجی وارڈ ڈاکخانہ بلارپور ضلع چندہ پور صوبہ مہاراشٹرا، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/مارچ 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شاہد محمود العبد: شیخ اعجاز گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 11397: مَیں شگفتہ ظفر زوجہ مکرم محمد ظفر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش یکم مئی 1984 پیدائشی احمدی، ساکن محلہ طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/مئی 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 3 گرام 22 کیریٹ، حق مہر مبلغ 51 ہزار بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شازیہ الامۃ: شگفتہ ظفر گواہ: محمد ظفر

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 20 - July - 2023 Issue. 29

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اَے اللہ عَمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید پر گرفت کر

حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے خود ان کو بدر کے دن گرے ہوئے دیکھا پھر ان کو بدر کے گڑھے میں گھسیٹ کر پھینکا گیا

جنگ بدر کے حوالہ سے سرکار دو عالم سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا دلنشین و ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 ؍جولائی 2023ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جنگ بدر کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور واقعات کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا۔ جنگ بدر ختم ہوئی اور کفار کو اللہ تعالیٰ نے ان کے بد انجام تک پہنچایا۔ ستر کفار مارے گئے جن میں سے بہت سے رؤوسا اور سردار بھی تھے۔ ہجرت سے قبل ایک مرتبہ جبکہ آنحضرت ﷺ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے قریش کے چند افراد کے کہنے پر ان میں سے سب سے بدبخت نے نبی کریم ﷺ کے کندھوں کے درمیان جانور کی بچہ دانی رکھ دی جبکہ آپ سجدے میں تھے۔ نبی ﷺ سجدے کی حالت میں ہی رہے اور وہ لوگ ہنستے رہے۔ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو کسی نے بتایا۔ وہ چھوٹی لڑکی تھیں دوڑتی ہوئی آئیں اور نبی ﷺ سجدہ کی حالت میں رہے یہاں تک کہ انہوں نے اس کو آپؐ کے اوپر سے ہٹا دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو آپ نے دعا کی۔ اَے اللہ تو قریش کی گرفت کر اَے اللہ تو قریش کی گرفت کر اَے اللہ تُو قریش کی گرفت کر۔ پھر آپ نے نام لئے اَے اللہ عمرو بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید پر گرفت کر۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے خود ان کو بدر کے دن گرے ہوئے دیکھا۔ پھر ان کو بدر کے گڑھے میں گھسیٹ کر پھینکا گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گڑھے والے لعنت کے نیچے ہیں۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بدر میں قتل ہونے والے مشرکین کی قتل گاہیں دکھا دی تھیں۔ آپ یہ قتل گاہیں دکھاتے ہوئے فرماتے جاتے تھے کہ کل انشاء اللہ یہ عتبہ بن ربیعہ کی قتل گاہ ہوگی یہ شیبہ بن ربیعہ کی قتل گاہ ہوگی یہ امیہ بن خلف کی قتل گاہ ہوگی یہ ابوجہل بن ہشام کی قتل گاہ ہوگی اور یہ فلاں کی قتل گاہ ہوگی۔ آپ ﷺ اپنے دست مبارک زمین پر رکھ کر یہ نشاندہی فرماتے جاتے تھے اور پھر اگلے دن غزوہ بدر میں جو لوگ مرے ان کی لاشیں اس جگہ سے ذرا بھی ادھر ادھر نہیں تھیں۔

حضرت ابوطلحہ انصاری سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ بدر کے دن سرداران قریش میں سے چوبیس آدمیوں کی نسبت حکم دیا اور انہیں بدر کے کنوؤں میں سے ایک کنوئیں میں ڈال دیا گیا اور آپ جب کسی قوم پر غالب آتے تو میدان میں تین راتیں قیام فرماتے جب آپ ﷺ بدر میں ٹھہرے اور تیسرا دن ہوا تو آپ نے اپنی اونٹنی پر کجاوہ باندھنے کا حکم فرمایا چنانچہ اس پر کجاوہ باندھا گیا۔ پھر آپ چلے اور آپ کے صحابہ بھی آپ کے ساتھ چلے اور صحابہ کہنے لگے ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کسی غرض کیلئے ہی چلے ہیں۔ آپ ﷺ اس کنوئیں کی منڈیر پر پہنچ کر کھڑے ہو گئے جہاں ان کو کافروں کو پھینکا گیا تھا۔ آپ ان کے اور ان کے باپوں کے نام لے کر پکارنے لگے کہ اَے فلاں، فلاں کے بیٹے اَے فلاں فلاں کے بیٹے ہم نے تو سچ سچ پالیا جو ہمارے رب نے ہم سے وعدہ کیا تھا آیا تم نے بھی واقعی وہ پالیا ہے جو تمہارے ربّ نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ حضرت ابوطلحہ انصاری اس حدیث کے روای کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ آپ ان لاشوں سے کیا باتیں کر رہے ہیں جن میں جان نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ان باتوں کو جو میں کہہ رہا ہوں۔

اس جنگ میں آنحضور ﷺ کے معجزات کا ذکر بھی ملتا ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ عکاشہ بن محصن بدر کے دن اپنی تلوار کے ساتھ لڑائی کرتے رہے یہاں تک کہ وہ ان کے ہاتھ میں ٹوٹ گئی۔ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ایک لکڑی ان کو عنایت کی اور فرمایا اے عکاشہ تم اس سے کافروں کے ساتھ جنگ کرو۔ عکاشہ نے اس کو ہاتھ میں لے کر لہرایا تو وہ لکڑی آپ کے ہاتھ میں تلوار بن گئی جو کافی لمبی تھی جس کا لوہا بہت سخت تھا اور اسکی رنگت سفید تھی۔ آپ اسکے ساتھ جنگ کرتے رہے یہاں تک کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرما دی۔ راوی کہتا ہے اس تلوار کا نام عون تھا۔

بعد کی جنگوں میں بھی وہ اس تلوار کے ساتھ داد شجاعت دیتے رہے یہاں تک کہ مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ میں انہوں نے شہادت پائی۔

پھر لعاب دہن اور دست اقدس کی تاثیر کا ذکر بھی ملتا ہے۔ حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے روز ان کی آنکھ پر ضرب لگی انکی آنکھ ان کے رخسار پر بہہ نکلی یعنی ڈیلا نکل کے باہر آ گیا۔ آنحضور ﷺ نے حضرت قتادہ کو اپنے پاس بلایا اور اپنی ہتھیلی پر انکی آنکھ رکھی پھر اسے اس کی جگہ پر رکھ دیا یعنی واپس آنکھ میں ڈیلا ڈال دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ انہیں یاد تک نہ رہا کہ ان کی کسی آنکھ کو تکلیف پہنچی تھی بلکہ یہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوبصورت لگتی تھی۔

مکہ میں کافروں کی شکست کی خبر کس طرح پہنچی اس کا ذکر اس طرح ملتا ہے کہ مشرکین نے تتر بتر ہو کر گھبراہٹ کے عالم میں مکہ کا رخ کیا۔ شرم و ندامت کے سبب ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کس طرح مکہ میں داخل ہوں۔ سب سے پہلے جو شخص مکہ میں قریش کی شکست کی خبر لے کر داخل ہوا وہ حیسمان بن ایاس بن عبداللہ تھا۔ یہ بعد میں مسلمان ہو گیا تھا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ پیچھے کیا خبر ہے؟ اس نے کہا عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ابوالحکم بن ہشام یعنی ابوجہل اور امیہ بن خلف اور مزید کچھ سرداروں کے نام لئے کہ یہ قتل ہو گئے ہیں۔ لوگوں کو اسکی بات کا یقین نہیں آیا۔ صفوان بن امیہ جو حطیم میں بیٹھا تھا اس نے یہ سن کر کہا کہ سمجھ نہیں آتا شاید یہ شخص دیوانہ ہو گیا ہے۔ بطور امتحان اس سے دریافت تو کرو کہ صفوان بن امیہ کہاں ہے۔ اپنے بارے میں اس نے پچھوایا۔ لوگوں نے پوچھا صفوان بن امیہ کا کیا ہوا۔ اس نے کہا وہ دیکھو وہ تو حطیم میں بیٹھا ہے۔ میں پاگل نہیں ہوا میں دیکھ رہا ہوں سب کچھ۔ بخدا اسکے باپ اور بھائی کو قتل ہوتے ہوئے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اس پر انہیں یقین ہوا کہ یہ شخص سچی خبر دے رہا ہے۔

اہل مدینہ کو فتح کی خوشخبری کس طرح ملی۔ اسکے بارے میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ کو بالائی مدینہ کی طرف اور حضرت زید بن حارثہ کو نشیبی مدینہ کی طرف بھیجا۔ حضرت اسامہ بن زید بیان کرتے ہیں میں اپنے والد حضرت زید بن حارثہ کی طرف اس وقت آیا جب لوگ آپ کو گھیرے ہوئے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ابوجہل بن ہشام، زمعہ بن اسود ابوالبختری، عاص بن ہشام، امیہ بن خلف اور حجاج کے دونوں بیٹے نبیع اور منبع کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے جبکہ مدینہ میں یہ صورتحال تھی کہ منافقین اور یہود نے افواہوں کا بازار گرم کر رکھا تھا کہ مسلمانوں کو بری طرح شکست ہو چکی ہے اور یہ کہ نعوذ باللہ محمد ﷺ بھی قتل ہو چکے ہیں۔ انہی افواہوں کے اندھیروں میں حضرت زید آنحضرت ﷺ کی اونٹنی پر جو مدینہ میں داخل ہوئے تو یہود اور منافقین نے اور بڑھ بڑھ کر کہنا شروع کر دیا کہ دیکھا محمد ﷺ قتل ہو چکے ہیں اور اونٹنی پر زید آ رہے ہیں۔ اور جب زید نے یہ بتانا شروع کیا کہ عتبہ بھی مارا گیا شیبہ بھی مارا گیا ابوجہل بھی مارا گیا امیہ بھی مارا گیا تو اس پر منافقین نے کہنا شروع کر دیا کہ بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔ لگتا ہے کہ مسلمانوں کی شکست اور محمد ﷺ کی وفات کی وجہ سے زید اپنے ہوش و حواس کھو چکے اس لئے یہ اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔ جو کفار کا ردّ عمل مکہ میں تھا وہی ردّ عمل منافقین اور یہود کا مدینہ میں بھی ہوا۔ حضرت اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ کیونکہ میں یہ ساری باتیں مدینہ میں سن رہا تھا اس لئے میں اپنے والد زید کو ایک طرف لے کر گیا اور پوچھا کہ ابا جو تم کہہ رہے ہو کیا واقعی سچ ہے؟ کہنے لگا کہ بیٹا بخدا ایسا ہی ہوا ہے اور جو میں کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے۔ اہل مدینہ یہ اطلاع ملتے ہی فتحیاب قافلے کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے اُمڈ آئے۔ مسلمان اس فتح پر شاداں و فرحاں تھے۔ انہیں آنحضرت ﷺ کی واپسی کا شدت سے انتظار تھا۔ اس غزوہ میں تمام مسلمان شامل نہ ہوئے تھے کیونکہ مدینہ سے روانہ ہوتے ہوئے جنگ کا خیال ہی نہ تھا۔ آپ ﷺ کی آمد کا سن کر کچھ مسلمان استقبال کیلئے مدینہ سے باہر چلے گئے۔ مقام روحہ پر ان کی آپ ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ ان کی خوشی قابل دید تھی۔ یہ آپ ﷺ کو کفار پر فتح کی مبارکباد دینے لگے۔ پھر رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے وہاں موجود تمام مسلمانوں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔

اس فتح سے مسلمانوں کو مال غنیمت میں سے ایک سو پچاس اونٹ اور دس گھوڑے ملے۔ اس کے علاوہ ہر قسم کا سامان ہتھیار کپڑے اور بیشمار کھالیں رنگا ہوا چمڑہ اور اون وغیرہ تھی جو مشرک اپنے ساتھ تجارت کیلئے لے کر آئے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے اپنا حصہ بھی صحابہ کے حصہ کے برابر رکھا تھا۔ اس جنگ میں ایک تلوار صحابہ نے آنحضور ﷺ کیلئے رکھ لی اور اونٹوں میں سے ایک اونٹ ابوجہل کی ملکیت میں سے آنحضور ﷺ کو ملا تھا جس کی ناک میں چاندی کا حلقہ تھا۔ اس تلوار اور اونٹ کو بھی کتب سیرت میں خاص اہمیت دی گئی ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ جس تلوار کا اوپر ذکر ہوا ہے اسکا نام ذوالفقار تھا اور اسکا مالک ایک مشرک عاص بن منبع بن حجاج تھا جو بدر میں مارا گیا تھا۔ بعض روایات کے مطابق یہ تلوار ابوجہل کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس تلوار کا نام ذوالفقار برقرار رکھا۔ ذوالفقار کی وجہ تسمیہ میں کہا گیا ہے کہ اس تلوار میں دندانے یا کھدی ہوئی لکیریں تھیں۔ اس تلوار کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ تلوار بعد میں نبی کریم ﷺ سے جدا نہیں ہوئی۔ آنحضرت ﷺ نے غزوات میں اس تلوار کو اپنے پاس رکھا۔ نبی کریم ﷺ کے بعد یہ تلوار عباسی خلفاء کے پاس رہی۔

اسی طرح ابوجہل کا جو اونٹ نبی کریم ﷺ کو غزوہ بدر میں بطور مال غنیمت ملا تھا وہ نبی کریم ﷺ کے پاس رہا یہاں تک کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ اسے قربانی کے طور پر لے کر گئے۔

مدینہ پہنچ کر آنحضرت ﷺ نے قیدیوں کے متعلق مشورہ کیا کہ ان کے متعلق کیا کرنا چاہئے۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ میری رائے میں تو ان کو فدیہ لے کر چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ آخر یہ لوگ اپنے ہی بھائی بند ہیں اور کیا تعجب کہ کل کو انہی میں سے فدایانِ اسلام پیدا ہو جائیں۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر کی رائے کو پسند فرمایا اور حکم دیا کہ جو مشرکین اپنا فدیہ وغیرہ ادا کر دیں انہیں چھوڑ دیا جاوے۔ چنانچہ بعد میں اسی کے مطابق الٰہی حکم نازل ہوا۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم رانا عبدالحمید خان صاحب کاٹھگڑی مربی سلسلہ نائب ناظم مال وقف جدید پاکستان اور مکرمہ نصرت جہاں احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ امریکہ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ہر دو مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔ ☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad